صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 4 جنوری 2022ء بمطابق 30 جمادی الاوّل 1443 ہجری بعداز دوپہر دو بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوۡكَ فِيۡمَا شَجَرَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ لَا يَجِدُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيۡتَ وَيُسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا O وَلَوۡ اَنَّا كَتَبۡنَا عَلَيۡهِمۡ اَنِ اقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ اَوِ اخۡرُجُوۡا مِنۡ دِيَارِكُمۡ مَّا فَعَلُوۡهُ اِلَّا قَلِيۡلٌ مِّنۡهُمۡ‌ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ فَعَلُوۡا مَا يُوۡعَظُوۡنَ بِهٖ لَـكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ وَاَشَدَّ تَثۡبِيۡتًا ۙ O وَّاِذًا لَّاٰتَيۡنٰهُمۡ مِّنۡ لَّدُنَّاۤ اَجۡرًا عَظِيۡمًا O وَّلَهَدَيۡنٰهُمۡ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا O وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓـئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ‌ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓـئِكَ رَفِيۡقًا۔

(ترجمہ): نہیں، اے محمدؐ، تمہارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی نہ محسوس کریں، بلکہ سر بسر تسلیم کر لیں۔ اگر ہم نے انہیں حکم دیا ہوتا کہ اپنے آپ کو ہلاک کر دو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو ان میں سے کم ہی آدمی اس پر عمل کرتے حالانکہ جو نصیحت انہیں کی جاتی ہے، اگر یہ اس پر عمل کرتے تو یہ ان کے لئے زیادہ بہتری اور زیادہ ثابت قدمی کا موجب ہوتا۔ اور جب یہ ایسا کرتے تو ہم انہیں اپنی طرف سے بہت بڑا اجر دیتے۔ اور انہیں سیدھا راستہ دکھا دیتے۔ جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں۔ و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ 'کوئسچنز آور'۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' کے بعد بات کریں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! یہ ضروری ہے جناب۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی!

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، آپ کی بار بار رولنگ کے باوجود، آپ کے بار بار کہنے کے باوجود نہ ٹریژری بنچز اور نہ ہی اپوزیشن، کوئی بھی جب اس ہاؤس میں انٹرسٹ نہیں لیتا، تو میری آپ سے درخواست ہے، میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں اور اس ایجنڈے کو Friday کے لئے جو ہے، تو Friday کے لئے اس کو ڈیفر کریں اور یہ جب تک آپ چار پانچ چھ دفعہ نہیں کریں گے اور سی ایم تک اطلاع نہیں جائے گی کہ ان کے ایم پی ایز، ہمارے ایم پی ایز تو درانی صاحب سنبھالیں گے لیکن آپ کے ایم پی ایز کو سی ایم صاحب سنبھالیں گے اور جب یہ پرائم منسٹر تک بات جائے گی تو تب یہ لوگ ٹھیک ہوں گے۔ یہ بار بار کورم کی نشاندہی کروانا ہمیں اچھا نہیں لگتا ہے لیکن ہم اپنا اتنا Important business ان لوگوں کے لئے نہیں چھوڑ سکتے ہیں جی۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: جی، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ میں نگہت کو Endorse کرتا ہوں، میں آپ سے ایک ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ تقریباً تین مہینے، ساڑھے چار مہینے ہو رہے ہیں کہ یہ اجلاس Continuously اس طرح وقفوں کے بعد، مطلب اس کی Sitting ہوتی جارہی ہے۔ اگر ہم رولز میں دیکھیں تو Specific تو نہیں ہے لیکن عموماً Sitting جو ہوتی ہے وہ دو دن کے لئے ڈیفر کیا جاسکتی ہے یا آپ مطلب ہے Adjourn کر سکتے ہیں۔ اب یہاں پر ایک ایک مہینے کے لئے، پندرہ پندرہ دن کے لئے آپ کرتے ہو اور اس کو Continue رکھا ہے۔ میری یہ Suggestion ہوگی کہ اس سے ہمارے اس ہاؤس کی بے توقیری بھی ہو رہی ہے، لوگوں کی اور ممبران کی اور ٹریژری اور ہماری مطلب ہے انٹرسٹ بھی ختم ہو رہی ہے، تو اس کو آپ Prorogue کیوں نہیں کرتے ہیں؟ اگر آپ اس وجہ سے اس کو Prorogue نہیں کرتے ہیں کہ اپوزیشن ایجنڈا لائے گی، اگر ہم پہلے تو ہم اپوزیشن آپ دیکھتے ہیں کہ وہ

بھی Interested نہیں ہے، یہاں پر کوئی بھی نہیں ہے، ہمارے None of the parliamentary leadersیہاں پر کوئی بھی موجود نہیں ہے، تو ہم بھی Interested نہیں ہیں کہ ہم ایجنڈا، اور اگر ہم ایجنڈا لانا چاہتے ہیں اور لانے کے لئے ہمیں موقع مل جائے تو ہم کیا ایجنڈا لائیں گے؟ عوام کے مسائل کو لائیں گے، بجلی پر بحث ہو گی، مطلب ہے یہاں جو مہنگائی ہے اس پر بحث ہو گی، بے روزگاری پر ہو گی، تو وہ تو آپ کے بھی مسائل ہیں، حکومت کے بھی مسائل ہیں، ہماری بھی مشکلات ہیں، آپ کی بھی مشکلات ہیں، تو میری یہ Suggestion ہو گی کہ اب یہ بہت تقریباً چار مہینے سے یہ اس طرح جارہا ہے تو اچھی بات نہیں، آپ نیشنل اسمبلی کی مثال لے لیں، وہ دو دن کے لئے Prorogue کی جاتی ہے، ایک دن کے لئے Prorogue کی جاتی ہے پھر پریزیڈنٹ مطلب ہے ان کو لے آتے ہیں، تو آپ بھی اس طرح کریں، اس سے ہمارے اس ہاؤس کا جو تقدس ہے وہ بحال رہے گا۔ آپ کی بھی، کیونکہ آپ کسٹوڈین ہیں، آپ کی بھی عزت ہو گی، ہماری بھی عزت ہو گی۔ تو آپ میری یہ Proposal ہے، Suggestion ہے، ریکویسٹ ہے کہ اس کو آپ Prorogue کریں، گورنر صاحب کو کہیں کہ اس کو Prorogue کر لیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر امجد صاحب۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جس طرح نگہت بی بی نے کورم کی نشاندہی کی اور جس طرح خوشدل خان صاحب نے کہا تو میرے خیال میں یہ سیشن بہت لمبا ہو گیا ہے، اگر اس کو Prorogue کیا جائے اور ٹھیک ہے یہ تو اپوزیشن کا بھی حق ہے اور ہمارا بھی ہے کہ ـــــ

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ میری وجہ سے Prolong نہیں ہوا، یہ آپ کا بلایا ہوا اجلاس ہے، گورنمنٹ نے بلایا ہوا ہے Prorogation آپ نے کرنی ہے۔ یہ لاء منسٹر صاحب سامنے بیٹھے ہیں، میں دو تین دفعہ ان کو پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ Prorogation order لائیں لیکن کچھ گورنمنٹ کا بزنس ہوتا ہے یا کیا I don't know بیچ میں سے جو ٹائم بڑھتا رہا ہے، جیسے خوشدل خان صاحب نے کہا یہ الیکشن کی وجہ سے پشاور کے اندر اور یہ ممبرز جو ساؤتھ کے اندر الیکشنز تھے تو وہ ممبرز آتے نہیں تھے، تو وہاں بھی یہ مسئلہ تھا۔

وزیر ہاؤسنگ: ٹھیک ہے، اس کے لئے ہم سی ایم صاحب سے رابطہ کریں گے۔

جناب سپیکر: بالکل، یہ بات جو ہے میں Agree کرتا ہوں آپ کے ساتھ، نہ اپوزیشن سے کوئی آتا ہے نہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی آتا ہے۔ اس وقت آپ دو منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں یہاں پہ، ایک ارشد ایوب خان اور ایک آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور اسی طرح اپوزیشن کے بھی چار پانچ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، تو میں آئندہ جب تک Prorogation order نہیں آتا، دو بجے میں بیٹھ جایا کروں گا اپنی Chair پہ، کوئی آتا ہے یا نہیں آتا، گورنمنٹ کے لوگوں کو لانا حکومت کا اور Provost کا، کیا ہوتا ہے چیف وہپ کا کام ہوتا ہے، اپوزیشن کا کام اپوزیشن پارلیمنٹری لیڈرز یا اپوزیشن لیڈر کا کام ہوتا ہے When both the parties are not interested تو میں صرف کہہ کہہ کر تھک چکا ہوں۔ ابھی دو کا مطلب دو ہو گا، At two o'clock I will sit over here، گھنٹیاں بجاؤں گا، دو منٹ نہیں کوئی ہو گا، میں اٹھ کر چلا جاؤں گا۔ So کورم کی نشاندہی ہو گئی ہے، گھنٹیاں بجائیں جی۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا نہیں ہے دو منٹ کے لئے پھر گھنٹیاں بجائی جائیں، کوشش کرتے ہیں کہ اجلاس ہو جائے، میں کیا کروں؟

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائیں گئیں)

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: دیکھیں ڈپٹی سپیکر صاحب نے جو بات کی تھی کل، جس پہ بڑی بحث ہوئی تھی اپوزیشن کی طرف سے، ان کی نیت خراب نہیں تھی، جو انہوں نے کہا تھا حاضری رجسٹر کے بارے میں صرف یہی ان کا مقصد تھا کہ ممبرز بہت کم آتے ہیں، تو کسی طریقے سے ممبرز کو ایوان میں لانے کے لئے ڈپٹی سپیکر صاحب نے وہ بات کی تھی جسے ہاؤس نے بہت محسوس کی ہے، شاید طریقہ غلط تھا لیکن بہرکیف یہ آپ سب کا ہاؤس ہے، اس طرح سے تو نہیں چلے گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی بھی کورم پورا نہیں ہے، میں دس منٹ کے لئے اجلاس کو Adjourn کرتا ہوں۔

(اجلاس کی کارروائی دس منٹ کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker: 'Question's Hour', 'Question's Hour':-----

(Interruption)

جناب سپیکر: کاؤنٹ کر لیں جی، پہلے-----

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا ہے جی، چالیس۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, Question No. 12725.

* 12725 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع باجوڑ (سابقہ فاٹا) محکمہ آبپاشی کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(ii) مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

(iii) مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تا حال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) موجودہ حکومت نے چیف انجینئر ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ ضم اضلاع کے ذریعے سال 2020-21 کے دوران ضلع باجوڑ کے لئے 222.028 ملین روپے فنڈ مختص کیا تھا۔

(ii) و (iii) ایریگیشن ڈویژن ضلع باجوڑ کو سال 2020-21 میں مذکورہ بالا تمام مختص شدہ فنڈ فراہم کیا تھا جو کہ اسی ہی سال میں خرچ کیا جا چکا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ یہ کوئسچن جو ہے میرا یہ ہے کہ ضلع باجوڑ ہمیشہ کی طرح محکمہ آبپاشی کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز جو مختص کئے گئے ہیں، ان کے لئے انہوں نے کہا ہے مجھے کہ ہم لوگوں نے، جو میرا سوال ہے، اس میں یہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے اس میں کل جو تقریباً کوئی 222 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ پھر میں نے پوچھا ہے کہ مجھے یہ بتایا جائے کہ ریلیز کتنا ہوا ہے، تو مجھے بتایا گیا ہے کہ 222 ملین خرچ بھی ہو گئے ہیں، 222 ملین خرچ بھی ہو گئے ہیں، پھر میں نے ان سے پوچھا ہے

جناب سپیکر صاحب، کہ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ لیکن تفصیل فراہم نہیں کی گئی۔ جناب سپیکر صاحب، یہ تو کوئی بھی کہہ سکتا ہے کہ فنڈ مختص ہوا ہے اور خرچ ہو چکا ہے، تو کہاں پر خرچ ہوا ہے؟ اصل بات تو تفصیل کی ہوتی ہے کہ کہاں کہاں پہ خرچ ہوتا ہے اور باجوڑ کے غریب عوام 222 ملین روپے لوگوں کی جیبوں میں گئے ورنہ مجھے تفصیل لازمی مہیا کر دی جاتی۔ تو جناب سپیکر، میں آپ سے اس پر استدعا کرتی ہوں کہ اس کی مکمل انکوائری خود کروائیں، کمیٹی کو نہ بھیجیں، خود محکمے کو بلائیں اور انہیں بتائیں، ان سے پوچھیں کہ 222 ملین کہاں پہ آپ لوگوں نے خرچ کئے ہیں؟ میں بالکل یہ کمیٹیوں شمیٹیوں میں اپنے سوالات نہیں بھیجتی ہوں جناب سپیکر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، آنریبل منسٹر ارشد ایوب صاحب۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> اور جناب سپیکر، Again میں ایک اور بات کرنا چاہوں گی، یہاں پہ چونکہ منسٹر ہیلتھ آج خوش قسمتی سے، کل بھی بیٹھے ہوئے تھے، آج بھی بیٹھے ہوئے ہیں تو 481 نرسوں کا جواب ابھی تک نہیں ملا۔ ہمیں بیٹھ کر اس پر ایک باہمی افہام و تفہیم کیونکہ 120 جو ویکنسیاں جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے وزیر ہیلتھ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ کچھ پبلک سروس کمیشن سے ان کی سلیکشن ہوئی ہے، وہ چلی گئی ہیں تو ان پہ مہربانی کریں جو Leftover رہتی ہیں تو وہ 120 ہیں، ان کو آپ ایسا کریں کہ Scrutinize کریں اور آپ ہی جو ہے، تو باجوڑ اور دوسرے ضم اضلاع میں وہ 120 تو دے دیں تاکہ ان لوگوں کا کوئی روزگار تو چلے ناں، ان کے گھر والے چار مہینوں سے انتظار کر رہے ہیں، تو میں آپ کے توسط سے یہ بات ضرور ان سے کہنا چاہوں گی۔ ٹھیک ہے میرا سوال تو اس وقت نہیں بنتا لیکن میں اس لئے بار بار آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ انکوائری رپورٹ بھی نہیں آئی ہے اور ہم لوگ چار مہینے پھر ہم نے ان کو دو مہینے کا ٹائم دے دیا ہے، تو 120 میں آپ کو کنفرم طریقے سے بتا رہی ہوں کہ 120 نرسیں جو ہیں ان کی ویکنسیز خالی ہیں تو آپ مہربانی کریں ان کو لگا دیں ضم ایریا میں، تو آپ کا بھی بھلا ہو جائے گا، نہ ہمیں لوگ زیادہ تنگ کریں گے نہ آپ کو تنگ کریں گے اور نہ یہ اسمبلی کے باہر اتنی بھیڑ لگے گی جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> .Okay جناب ارشد ایوب صاحب، کوئسچن کا جواب دے دیں۔

<u>جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی):</u> شکریہ جناب سپیکر۔ میڈم نے، آنریبل ممبر نے جو سوال کیا ہے، اس کا تفصیلاً جواب بھی انہوں نے خود پڑھ کر بیان کر دیا ہے جو محکمہ نے ان کو دیا ہے۔ یہ 222.028 ملین

باجوڑ ضلع کے لئےAllocate ہوئے، ریلیز ہوئے اور جو محکمے نے Answer دیا ہے، وہ ہے کہ سارا مکمل ہوگیا ہے مگر اس کے آگے تفصیل غالباً آپ کے پاس تو نہیں ہے، میرے پاس آئی ہوئی ہے، یہ ٹوٹل بارہ سکیمیں ہیں سپیکر صاحب، جس میں آٹھ کمپلیٹ ہوچکی ہیں اور Ongoing چار سکیمیں ہیں۔ آگے Further یہ لسٹ ہمارے پاس ہے جو Ongoing کتنی ہیں اور جو کمپلیٹ ہونی ہیں، وہ کتنی ہیں؟ اگر آنریبل ممبر چاہتی ہیں تو یہ لسٹ میں آپ کو Provide کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ان کے ساتھ شیئر کرلیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بالکل، جو منسٹر صاحب ہیں، میں ان کی بات سے کیونکہ ایک منسٹر جو ہے، جو کرسی پر بیٹھا ہوتا ہے تو وہ کبھی بھی جھوٹ نہیں بولتا ہے، I am honoured کہ آپ نے اتنا اچھا جواب دیا مجھے اور اگر محکمے کی غلطی ہے، میں یہی تو بار بار کہتی ہوں کہ محکمہ آپ لوگوں کو بدنام کر رہا ہے، یہ ڈیپارٹمنٹس آپ لوگوں کو بدنام کر رہے ہیں، جو سوال کرتے ہیں، ان کو صحیح جواب نہیں دیتے ہیں اور منسٹرز بیچارے جو ہیں تو یہاں پہ ان سے پوچھ گوچھ ہوتی ہے اور ہم کہتے ہیں کہ انکوائری کروائیں، یہ بدنام کرنے والے آپ کے ڈیپارٹمنٹس ہیں کہ وہ ایک Mover کو یا جو سوال کر رہا ہوتا ہے تو اس کو کیوں تفصیل نہیں دیتے؟ میں مطمئن ہوں اور مطلب میں آپ کے جواب سے بالکل مطمئن ہوں، خرچ ہوئے ہیں، اچھی جگہ پہ لگے ہیں، ضم اضلاع کے مظلوم عوام پہ لگے ہیں، مجھے خوشی ہے کہ آپ نے اس بات کو Realize کیا اور محکمے سے جواب لے کر مجھے دیا، I am thankful to you.

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 13026، جناب خوشدل خان صاحب۔

* 13026 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 16-2015 میں مرکزی حکومت کے ساتھ صوبائی حکومت نے ایک MoU دستخط کیا تھا جس کے مطابق مرکزی حکومت نے 70 ارب روپے بقایاجات کی مد میں (بجلی خالص منافع آمدن) ادائیگی کرنے کا وعدہ کیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ کے دوران اس MoU پر کس حد تک عملدرآمد ہوا ہے اور اب تک مرکزی حکومت نے بقایاجات میں کتنی رقم ادا کی ہے، سالانہ کی بنیاد پر تفصیل فراہم کی جائے، نیز MoU کی بھی ایک کاپی فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ مفاہمتی یاداشت MoU دستخط شدہ مابین وفاقی اور صوبائی حکومت خیبر پختونخوا کے مطابق وفاقی حکومت / واپڈا نے 70 ارب روپے کی مکمل ادائیگی مالی سال 20-2019 میں کر دی ہے، اس طرح مفاہمتی یاداشت کے تحت بقایاجات کا مسئلہ حل ہو چکا ہے جس کی سالانہ ادائیگی کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	رقم	ادائیگی
2015-16	25ارب	25ارب
2016-17	15ارب	15ارب
2017-18	15ارب	15ارب
2018-19	15ارب	3.095ارب
2019-20	--	11.905ارب
کل رقم	70ارب	70ارب

مفاہمتی یاداشت MoU کے تحت حل ہونے والے ایک دوسرے اہم مسئلے بجلی کے خالص منافع کو غیر منجمد کرنا تھا جو کہ اب خیبر پختونخوا میں موجود پاور ہاؤس سے پیدا ہونے والی پیداوار کے مطابق 1.10 روپے فی کلوواٹ آور مقرر کی ہے جس کے مطابق اب صوبائی حکومت بجائے 6 ارب روپے سالانہ جو 92-1991 سے منجمد تھے، اب سالانا تقریباً 18 تا 20 ارب روپے حاصل کرے گی۔ مزید برآں صوبائی حکومت کی انتھک کوششوں کے بعد بجلی کے خالص منافع کا معاملہ اے جی این قاضی فارمولہ کے تحت سی سی آئی کے اجلاس مورخہ 23-12-2019 میں اٹھایا گیا جس میں کئے گئے فیصلے کی روشنی میں ایک اعلیٰ سطحی تکنیکی اور مالی امور کے ماہرین کی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ بجلی کے خالص منافع کی ادائیگی کے طریقہ کار سے متعلق سی سی آئی کے اگلے اجلاس سے پہلے اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ (مفاہمتی یاداشت ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، ان کا تو مجھے جواب دیا گیا ہے لیکن میں سپلیمنٹری کوئسچن اس میں کروں گا اور منسٹر صاحب بھی موجود ہیں ہاؤس میں، میں یہ آخری پیراگراف میں مزید برآں صوبائی حکومت کی انتھک کوششوں کے بعد بجلی کے خالص منافع کا معاملہ اے جی این قاضی فارمولہ کے تحت سی سی آئی کے اجلاس مورخہ 23-12-2019 میں اٹھایا گیا جس میں کئے گئے فیصلے کی روشنی میں

ایک اعلیٰ سطحی تکنیکی اور مالی امور کے ماہرین کی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ بجلی کے خالص منافع کی ادائیگی کے طریقہ کار سے متعلق سی سی آئی کے اگلے اجلاس سے پہلے اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ مفاہمتی یاداشت، میرا سپلیمنٹری کوئسچن سر، اس میں یہ ہے کہ انہوں نے، اگر آپ اس ٹیبل کو ملاحظہ فرمائیں تو اس ٹیبل میں انہوں نے مجھے 70 ارب کا وہ جو حساب کتاب دیا ہے کہ ہم نے Recovery کی ہے اور فیڈرل گورنمنٹ نے ہمیں Payment کر دی ہے، بہر حال کوئسچن جو ہے کہ 2020-21، 2021-22 کے لئے مطلب ہے کتنی اس میں آپ کو جو Regular payment ہے، اس میں کی گئی ہے یا نہیں گئی ہے؟ دوسرا کوئسچن یہ ہے کہ آیا سی سی آئی کی جو آپ نے کمیٹی بنائی ہے تو اس کمیٹی کی رپورٹ پیش کی گئی ہے؟ کی گئی ہے تو کب کی گئی ہے؟ نہیں کی گئی ہے تو کیوں نہیں کی گئی ہے؟

<u>Mr. Speaker</u>: Minister for Finance, please respond. Taimur Saleem Jhagra Sahib.

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ)</u>: جناب سپیکر، خوشدل خان صاحب میرے دوست ہیں، بڑے مشکل سپلیمنٹری سوال کرتے ہیں جس کی Normally تو انفارمیشن پیچھے سے مانگنی چاہیئے، کافی حد تک پتہ ہے۔ پہلی چیز تو یہ کہ جو انہوں نے اس سال کی Payment کا جو کوئسچن کیا تو جناب سپیکر، Last year ہمارا ایک اور Breakthrough ہوا تھا اس پہ، بلکہ دو Breakthrough ہوئے تھے، ایک تو ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ Commit کیا تھا کہ NHP کے پیسے آپ ہمیں ماہوار دیا کریں تاکہ جیسے ہمیشہ تاریخ میں ہوتا رہا ہے کہ یہ Accumulate نہ ہو، پھر دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ تو اس کے پیچھے شروع میں ہر مہینے میں فون کرنا پڑتا تھا، ابھی وہ Trend شروع ہو گیا ہے، Normalize ہو گیا۔ تو ہمیں ہر مہینے تین ارب کی Payment ہو جاتی ہے جس میں ہمارے Arrears بھی Adjust ہو جاتے ہیں اور جو Current payment ہے وہ بھی ہوتی ہے، جو اس سال کی Actual payment ہے وہ تو تقریباً میرے خیال 24/25 ارب روپے ہو گی، مجھے Exact figure نہیں یاد لیکن بجٹ بک میں، جو میں Expect کرتا ہوں کہ ہمیں ملے گی، وہ 30 ارب سے زیادہ، کچھ جو ہے ہمارے Arrears pending تھے۔ دوسری جو ہے چیف منسٹر صاحب کی گورنمنٹ کو کریڈٹ جاتا ہے اور وہ یہ کہ 30 جون کو جو ہمارے Longstanding arrears تھے، یہ 70 ارب جو پرانے تھے جب Originally MoU ہوا تھا، کوئی 35/36 ارب کے Arrears accumulate ہوئے تھے تو 30 جون کو ہم نے One of 25 ارب کی Payment لے لی تھی، تو ابھی میرے خیال میں ہمارے Arrears اگر یہ تین ارب کی

Monthly payment ہوئی توان شاء اللہ اس سال ہمارے Arrears جو ہیں وہ نہیں ہوں گے۔ اس میں میں اے جی این قاضی فارمولہ کے پیسے نہیں شامل کر رہا، وہ علیحدہ ہے بلکہ ایک اور بھی جناب سپیکر، تو دو ان میں، چونکہ یہ صوبائی ایشوز ہیں، صرف پارٹی کے ایشوز نہیں ہیں، دو اور چیزیں جس پر میں Comment کرنا چاہوں گا۔ ایک تو یہ کہ اس کے علاوہ جو 16-2015 میں MoU Sign ہوا تھا، اس MoU کے تحت ہماری جو Payment تھی وہ Annually index ہونی تھی۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

وزیر خزانہ وصحت: جو ہمارا MoU ہوا تھا Interim arrangements کا، جب تک اے جی این قاضی فارمولہ پہ Consensus نہیں Develop ہوتا، اس میں جو دو بڑی Achievements تھیں، ایک یہ کہ NHP کا Rate uncapped ہو گیا تھا، 1.1 rupee per unit ہو گیا تھا۔ دوسری چیز جس پہ عمل نہیں ہوا تھا، 16-2015 سے Annually نہیں ہوا تھا، وہ یہ تھا کہ اس نے Index ہونا تھا، پانچ فیصد Per year increase ہونا تھا تو اس پر ہماری گورنمنٹ نے کیس کیا، NEPRA پر Petition (دائر) کی، NEPRA نے اس کی Conditional approval دی جو کہ سی سی آئی سے انہوں نے کہا کہ سی سی آئی Endorse کردے، اس کے لئے ہم نے سی سی آئی کو سمری بھیجی ہے تو اس کے تحت بھی ہمارا جو Per unit rate ہے وہ تقریباً 1.1 روپے کی بجائے 1.5 روپے ابھی بن جائے گا اور وہ Annually index ہو گا۔ باقی جو خوشدل خان صاحب نے بات کی، سی سی آئی میٹنگ میں سی ایم صاحب نے مجھے کہا تھا کہ ان کو Accompany کریں تو وہ کمیٹی بنی تھی، To my understanding ابھی تک کمیٹی کی رپورٹ نہیں آئی اور وہ ہم سی سی آئی کو ہی ریکویسٹ کر سکتے ہیں کہ وہ Accelerate کرے اور کمیٹی کی رپورٹ بھجوادیں کیونکہ In principle تو وہ Decision ہو گیا تھا اور اس پر ہم Compromise کبھی بھی نہیں کریں گے کہ جو اے جی این قاضی کا اس صوبے کا Stance ہے، اس سے ہم پیچھے ہٹیں۔ اس کمیٹی نے اس کے لئے Out of the box solutions دینا تھے، مختلف اس میں ہمیں Contact نہیں کیا گیا اور وہ جیسے ہی کریں گے یا فیڈرل پاور منسٹر کو میرے خیال میں ہم Remind بھی کر سکتے ہیں کہ اس پر کام تیز کریں، تو وہ جب ہو گا تو ان شاء اللہ اس کی بھی Implementation، اس گورنمنٹ کو کریڈٹ جائے گا۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی منسٹر صاحب نے فرمایا کہ ابھی تک وہ رپورٹ پیش نہیں کی گئی، اب سر، ملاحظہ فرمائیں یہ جو ہے 23-12-2019 کو سی سی آئی کے اجلاس میں یہ اٹھایا گیا اور اس میں یعنی دو سال ہو گئے اور ابھی تک اس میں جو کمیٹی بنائی گئی اس کی رپورٹ پیش نہیں کی گئی اور رپورٹ بھی ضروری اس لئے ہے کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اے جی این قاضی فارمولے کے تحت ہم دینے کے لئے تیار ہیں، تو پھر اس کے لئے طریقہ کار، اس کے لئے Mechanism adopt کرنے کے لئے، تو آخر دو سال آپ Mechanism، مطلب ہے وہ رپورٹ نہ پیش کر سکے، تو میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ ہماری وفاقی حکومت کی عدم دلچسپی ہے یا یہاں سے ہماری صوبائی حکومت کی غفلت سمجھیں یا ان کا وہ، کیا ہم کہتے ہیں؟ کہ لحاظ خاطر خبره به کوي نه کوي ځکه چې دوه کاله اوشو او مطلب دا دے چې هغه رپورټ نه پیش کیږي، دا ډیر زیاتے دے د صوبې سره، دا د صوبې حق دے، زمونږ خو هم دا یو Main source of income دے چې دیکښې الله تعالیٰ په مونږ باندې فضل کړے دے چې بجلي مفت پیدا کیږي، د اوبو نه پیدا کیږي، پیسې پرې نه خرچ کیږي، د هغې باوجود هم زمونږ هغه یونټ چې کوم یونټ زمونږ نه وفاق اخلي په اتهاره روپئ، هغه په مونږ باندې په چهتیس، په پینتالیس روپئ خرڅوي۔ د هغې نه علاوه په مونږ باندې چې کوم فیول ایډجسمنټ راولي سات سات هزار، تاسو بلونه اوچت کړئ ننی تاسو هغه بل کښې به اووه زره روپئ، مطلب یو غریب سړے به اووه زره روپئ څنګه ورکوی؟ نو دا څیزونه دی، نو کم از کم زه دا درخواست کوم تاسو ته هم، یہ آپ سے بھی میں درخواست کرتا ہوں، ہاؤس سے بھی کہ آپ اس کے لئے جس طرح آپ نے خود لکھا ہے کہ انتھک کوششوں کے بعد We appreciate your untired efforts جو آپ نے اس کے لئے کی ہیں یا اس صوبے کے حق کے لئے آپ نے کی ہیں لیکن اس کو مزید آپ بڑھائیں۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوسچن نمبر 1463، محترم احمد کنڈی صاحب، Lapsed. کوسچن نمبر 13465، نعیمہ کشور صاحبہ۔

* 13465 _ محترمہ نعیمہ کشور خان: کیا وزیر سماجی بہبود از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضم شدہ قبائلی اضلاع میں اس وقت کہاں کہاں پر کتنے کتنے دستکاری سنٹرز قائم کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) آیا حکومت مزید سنٹرز کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر جواب اثبات میں ہو تو نئے سنٹرز کن کن ضم شدہ قبائلی علاقوں میں کھولنے کا ارادہ ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب انور زیب خان (وزیر زکواۃ و سماجی بہبود) جواب (جناب فضل شکور خان وزیر قانون نے پڑھا):

(الف) ضم شدہ قبائلی اضلاع میں اس وقت 25 سب ڈویژنز کی سطح پر 25 خواتین سہولت سنٹرز قائم کئے گئے ہیں جن میں کل 25 دستکاری سنٹرز کام کر رہے ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ضلع / مقام	سنٹرز کی تعداد	سنٹر بمقام
01	باجوڑ	دو عدد سنٹرز	خار باجوڑ اور عنایت کلے
02	مہمند	تین عدد سنٹرز	خویزئی بایزئی، غلنئی اور یک غونڈ
03	خیبر	تین عدد سنٹرز	جمرود، لنڈی کوتل اور باڑہ
04	اورکزئی	دو عدد سنٹرز	کلایہ اور غلجو
05	کرم	تین عدد سنٹرز	لوئر، سنٹرل اور اپر
06	شمالی وزیرستان	تین عدد سنٹرز	میر علی، رزمک اور میران شاہ
07	جنوبی وزیرستان	تین عدد سنٹرز	کنیگرام، سروکئی اور وانا
08	سنٹرز بمقام ضم شدہ علاقہ جات (سب ڈویژن)	چھ عدد	پشاور، کوہاٹ، لکی، ڈی آئی خان، بنوں، ٹانک

(ب) محکمہ مزید 25 خواتین سہولت سنٹرز AIP Program کے تحت شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، جس میں سب تحصیل کی سطح پر خواتین کو مختلف ہنر سکھائے جائیں گے۔ انہی مراکز میں سے خواتین کے مسائل کی آگاہی بھی کی جائے گی۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میرے کوئسچن میں جو مجھے جواب ملا ہے، اگر اس کو دیکھ لیا جائے تو ہر تحصیل میں صرف دو سلائی سنٹرز ہیں۔ اگر اس سے منسٹر صاحب مطمئن ہیں تو میں بھی مطمئن ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Minister for Population Welfare-----

<u>جناب میر کلام خان</u>: جناب سپیکر!

محترمہ بصیرت خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی پہلے میر کلام صاحب بات کر لیں۔

محترمہ بصیرت خان: ٹھیک شوہ جی۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ یہ کوئسچن اگر دیکھا جائے تو یہ جو سنٹرز ہیں، میڈم نے جو بات کی ہے، تحصیل کی سطح پر نہیں ہیں، یہ سب ڈویژن کی سطح پر، تین تحصیلوں پر ایک سنٹر بنایا گیا ہے۔ دوسری بات اس میں یہ ہے جناب سپیکر، کہ یہ جو یہاں پہ کوئسچن میں لکھا ہے، اگر منسٹر صاحب ہمارے لئے یہ کر لیں کہ ہمیں وہ گراؤنڈ پر بھی دکھائیں، میرے حلقے میں دو سنٹرز لکھے ہیں لیکن جناب سپیکر، آج کے دن تک اس کا کوئی نام ونشان نہیں ہے۔ اس طرح میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ دوسرے اضلاع میں جو لکھے گئے ہیں، اس سنٹر کی کوئی وجود نہیں ہے زمین پر۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی بصیرت خان صاحبہ۔

محترمہ بصیرت خان: شکریہ سپیکر صاحب، اسی کوئسچن میں میرا کوئسچن یہ ہے سپلیمنٹری، کہ اگر دیکھا جائے، یہاں پہ کہا گیا ہے کہ ہر تحصیل لیول پر، اگر میں اپنے ضلع کی بات کروں، ضلع خیبر کی، تحصیل لیول پہ تین سنٹرز کا انہوں نے کہا ہے، آپ کس طرح ایک تحصیل لیول پہ ایک سنٹر سے آپ سب لوگوں کو مستفید کر سکتے ہیں؟ Future میں جو آپ لوگوں کی پلاننگ ہے کہ مزید پچیس سنٹرز بنیں گے، تو میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ یہ جو موجودہ وہاں پہ آبادی ہے، ان کے لئے یہ Enough نہیں ہونگے، پچیس کو مزید اگر ہم یونین کونسل پہ اس کی تعداد بڑھادیں تو وہاں پہ جو ہماری خواتین، وہ خواتین جو پڑھائی سے رہ گئی ہیں، وہ اس سے زیادہ مستفید ہو سکتی ہیں، یہ میری ایک ریکویسٹ ہے۔ تھینک یو، جی۔

جناب سپیکر: پاپولیشن۔ جی، لاء منسٹر صاحب۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، میڈم کا جو سوال ہے، انہوں نے سپلیمنٹری میں کہا ہے کہ اگر وہ مطمئن ہیں تو میں بھی مطمئن ہو جاتی ہوں، تو Basically to be very honest یہ تعداد کم ہے سر، لیکن ان شاء اللہ وتعالیٰ اگلی دفعہ اس کو ہم زیادہ بھی کر رہے ہیں، پچیس اور بھی مزید ان شاء اللہ وتعالیٰ، مجھے ڈیپارٹمنٹ نے بتایا کہ Hopefully دو مہینے میں پچیس اور سنٹرز جو ہیں وہ بھی کام شروع کر دیں گے۔ حقیقت ہے سر، فاٹا میں، ایکس فاٹا جو ہے اس میں اور بھی زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے اور ان شاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ ان کی تعداد کو بڑھائیں۔ دوسرا، میر

کلام صاحب نے جس طرح کہا ہے کہ گراؤنڈ پہ یہ سنٹرز ہمیں دکھادیں تو اگر ان کی خواہش ہے تو میں ان کو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بٹھادوں گا اور جب بھی یہ چاہیں تو یہ وہاں ان کے ساتھ چلے جائیں گے سر۔

جناب سپیکر: جی، نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، چونکہ پہلے ضم نہیں ہوا تھا تو بیت المال کی ادھر تک Extension نہیں تھی، اب چونکہ یہ ضم ہو گیا ہے تو بیت المال بھی ادھر Extend ہو گیا ہے، بیت المال بھی دستکاری سنٹرز کھول رہا ہے، تو میری صرف اتنی ریکویسٹ ہو گی آنریبل منسٹر صاحب سے۔ ہمارے لئے محترم ہیں، اگر کنسرڈ منسٹر صاحب ہوتے تو ہم ذرا بہتر کو سجین کرتے کہ جو ابھی نئے کھول رہے ہیں، اس میں جو Concerned MPAs ہیں، ان سے کم از کم رابطہ کیا جائے تاکہ پھر یہ کو سچین ہم کم از کم نہ کریں کہ ہمیں گراؤنڈ پہ تو دکھادیں؟ کم از کم اس ایم پی اے کو تو پتہ ہو کہ ہے بھی کہ نہیں ہے؟ تو جو نئے آپ کھول رہے ہیں، اس کے ایم پی اے سے رابطہ کریں اور جو بیت المال ہے، اس سے بھی کھلوائیں اور دوسرا، اس کو صرف دستکاری تک محدود نہ کریں، اس میں کمپیوٹر کو اور دوسرے Skills کو بھی شامل کریں۔ یہ میری ریکویسٹ ہو گی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ 13526، شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 13526 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سول سیکرٹریٹ میں 2001 سے تا حال کئی کلاس فور ملازمین نے ریٹائرمنٹ کی ساٹھ سال عمر سے پہلے ریٹائرمنٹ لی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان ملازمین میں زیادہ تر ملازمین نے بغیر میڈیکل گراؤنڈ اور دوسری وجوہات کے اپنی خوشی سے ریٹائرمنٹ لی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اپنی خواہش پر ریٹائرمنٹ کی لسٹ 2001 سے تا حال بمعہ مکمل کوائف و ریٹائرمنٹ آرڈر کی کاپی تفصیل بمعہ ریٹائرڈ ملازمین کی جگہ ان کے بیٹوں کی بھرتی بمعہ آرڈر کاپی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب (جناب فضل شکور خان (وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اپنی خواہش پر ساٹھ سال سے پہلے ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کی تفصیل ضمیمہ (الف) پر لف ہے، تاہم ان میں سے کسی ملازم کے بچے کو بھرتی نہیں کیا گیا ہے کیونکہ صوبائی حکومت کی پالیسی کے مطابق صرف ان کلاس فور ملازمین کے بچوں کو بھرتی کیا جا سکتا ہے جو کہ ساٹھ سالہ ملازمت پوری کرنے یا میڈیکل بنیادوں پر ریٹائرڈ ہوئے ہوں۔ پالیسی ضمیمہ (ب) پر لف ہے۔

(لف شدہ تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)

محترمہ شگفتہ ملک: جی، تھینک یو سپیکر صاحب۔ یہ سوال کا جو مقصد تھا صرف یہ تھا کہ جو ہمارے پاس بہت سے ایسے لوگ آتے ہیں، کلاس فور، کہ جو چھ مہینے پہلے ریٹائرمنٹ یا کسی میڈیکل گراؤنڈ کی وجہ سے وہ ریٹائرمنٹ لیتے ہیں، تو ان کے بچوں کے حوالے سے جو پالیسی ہے تو اس حوالے سے تھوڑا Clear کرنا تھا، جو بھی جواب دے گا کیونکہ یہاں پہ مجھے جو جواب میں آپ دیکھیں سر، اس میں ہے نمبر 6 اور 7 پہ کہ ایک بندہ جو ہے، 2005 میں اس کی Appointment ہوئی ہے اور 2006 میں وہ ریٹائرمنٹ لیتا ہے، تو کیا اس کے بعد ویٹنگ لسٹ پہ جو لوگ ہوتے ہیں یا ان کے بچے ہوتے ہیں تو وہ اس کے مستحق نہیں ہوتے؟ اس حوالے سے میں نے سوال کیا تھا۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر۔۔۔۔۔

جناب رنجیت سنگھ: سپیکر صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: جی رنجیت سنگھ صاحب، رنجیت سنگھ صاحب کا مائیک اوپن کریں۔

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ سپیکر صاحب، اسی حوالے سے میرا سپلیمنٹری کوسچن ہے کہ جو لوگ ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں، میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ان سے وہ جو سرکاری رہائش گاہیں ان کو دی گئی ہوتی ہیں، کیا وہ ان سے خالی کروائی گئی ہیں؟ اگر خالی کروادی گئی ہیں تو وہ رہائش گاہیں پھر کن کو الاٹ کی گئی ہیں؟ کیونکہ جو ہماری اطلاعات ہیں، ان کے مطابق کئی ایسے سرکاری افسران ہیں جو ریٹائرڈ ہونے کے بعد بھی انہی سرکاری رہائش گاہوں میں رہ رہے ہیں اور اس میں خاص طور پر دیکھا گیا ہے کہ کافی ساری بینارٹیز ہیں جنہوں نے ان سرکاری رہائش گاہوں کے لئے Apply کیا اور ان کو آج تک نہیں ملتیں، میں یہ صرف چاہ رہا ہوں کہ وہ بھی بتائیں کہ ان سے وہ سرکاری رہائش گاہیں لے لی گئی ہیں یا وہ افسران ابھی تک ان رہائش گاہوں میں رہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی فضل شکور صاحب۔

وزیر قانون: سر، پہلے تو سردار صاحب کا میں جواب دے دوں کہ یہ میرے خیال میں سر، Relevant نہیں ہے اس کوئسچن سے، تو اگر یہ فریش کوئسچن لے آئیں تو میں ڈیپارٹمنٹ سے پتہ کرا کے ان کو یہ بتادوں گا۔ اس وقت میرے پاس اس کی انفارمیشن نہیں ہے۔ میڈم نے جو کہا ہے سر، انہوں نے سوال میں یہ کہا ہے کہ جو لوگ خود ریٹائرمنٹ لے لیتے ہیں تو ان کے بارے میں ہے سر، یہ سوال ہے، انہیں ڈیٹیل بھی دی گئی ہے، تو میں میڈم کو کہوں گا کہ جو لوگ خود ریٹائرمنٹ لے لیتے ہیں، ان کے لئے اس طرح کا کوئی کوٹہ مختص نہیں ہے، جو لوگ میڈیکل پر سر، ریٹائرمنٹ ان کی ہوتی ہے، میڈیکل گراؤنڈ پہ، تو ان کا Hundred percent quota ہے اور جو اپنے ٹائم پہ ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں، ساٹھ سال پہ تو ان کا سر، پچیس پرسنٹ کا کوٹہ ہے سر، ڈیٹیل یہ ہے۔ اگر میڈم کا Particular کسی بندے کے بارے میں ہے تو میں ان کو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بٹھادوں گا، جو ان کی Worries ہیں، وہ دیکھ لے گا۔

جناب سپیکر: جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: جی سر، میں صرف یہی Clear کروانا چاہ رہی تھی کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو میڈیکل گراؤنڈ کی بنیاد پر ریٹائرمنٹ لے چکے ہیں لیکن ان کے بچوں کو نہیں لیا جارہا، تو یہ میری ریکویسٹ ہے کہ جو Already آپ کے پاس Applications بھی موجود ہیں اور وہ میڈیکل Back ground ہے، ان کا جو میڈیکل گراؤنڈ ہے، تو اس کو دیکھیں، Kindly ان کے بچے جو ہیں، وہ ظاہری بات ہے کہ وہ Deserve کرتے ہیں۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Hafiz Isamuddin Sahib, Question No. 13600, lapsed. Last Question,

وقار خان صاحب، کوئسچن نمبر 13625۔

* 13625 _ جناب وقار احمد خان: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت صوبے میں موجود ایریگیشن چینلز کو محفوظ اور جدید بنانے کے لئے عمل پیرا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت صوبے میں موجود ایریگیشن چینلز میں ضرورت کی بنیاد پر Extension بھی کر رہی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا صوبائی حکومت کا مستقبل میں ضلع سوات میں نیکی خیل ایریگیشن چینل سے پانی کے ضیاع روکنے اور اس نہر کو مزید علاقوں تک پھیلانے کا ارادہ ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ اس حد تک درست ہے کہ جہاں بھی ایریگیشن چینل کی Extension کی ضرورت ہوتی ہے، وہاں محکمہ Feasibility study کرواکر اس کی ٹیکنیکل عملداری کی بناء پر Extension کرتا ہے۔

(ج) مستقبل میں نیکی خیل چینل کے توسیع کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے، تاہم نیکی خیل ایریگیشن چینل میں پانی کے ضیاع اور ٹیل پر پانی کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لئے اے ڈی پی سکیم نمبر 2237 (190508) اور اے ڈی پی سکیم نمبر 2220 (190310) کے تحت کام جاری ہے اور ابھی تک تقریباً 65% اور 95% کام مکمل ہو چکا ہے اور باقی ماندہ پر کام جاری ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ADP No. 2237 (190508)

(1) Rehabilitation/Re-construction of Canal Patrol Road along Nipkikhel Irrigation Scheme District Swat (Package-I)(E/Cost=Rs. 39.350 Million)

(2) Rehabilitation/Re-construction of Canal Patrol Road along Nipkikhel Irregation Scheme District Swat (Package-II) (E/Cost=Rs. 39.299 Million)

(3) Rehabilitation/Re-construction of Canal Patrol Road along Nipkikhel Irrigation Scheme District Swat (Package-III) (E/Cost=Rs. 39.253 Million)

(4) Rehabilitation/Re-construction of Canal Patrol Road along Nipkikhel Irrigation Scheme District Swat (Package-IV) (E/Cost=Rs.15.941 Million)

ADP No.2220 (1905310) Re-alignment of Nipkikhel Irrigation Chanal District Swat (From RD 00 to 27 710) (E/Cost= R.222.21 Million)

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، مجھے جو جواب دیا گیا ہے جناب سپیکر صاحب، بہت دلکش ہے، بہت خوبصورت ہے لیکن میری یہ ریکویسٹ ہے منسٹر صاحب سے، یہ ہمارا ایریگیشن چینل جو ہے نیکی خیل، یہ واحد ایریگیشن چینل ہے تحصیل کبل میں، اس پہ تقریباً پورے تحصیل کبل کا انحصار ہے جناب سپیکر صاحب، تو میری یہ ریکویسٹ ہے، جو دیا گیا ہے، جو اے ڈی پی نمبر پانی کے ضیاع کے لئے جو

استعمال ہو رہا ہے، جو باقی ہیں، تو میری یہ ریکویسٹ ہے، یا کمیٹی کے سپرد کیا جائے، میں زیادہ ڈیٹیل میں نہیں جانا چاہتا اور یا منسٹر صاحب انسپکشن کرائیں، انسپکشن کرانے کے لئے یقین دہائی کرائیں جناب سپیکر صاحب، کہ وہاں پہ دیکھیں جو انہوں نے دیا ہے کہ آیا یہ وہاں پہ ہے کہ نہیں ہے؟ جو Rehabilitation کا کام ہے، جو بھل صفائی کا کام ہے، آیا ہوا ہے یا ہو رہا ہے یا ہوا ہے؟ تو میرے خیال میں یہ واضح ہو جائے گا جناب سپیکر صاحب۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, Arshad Ayub Sahib, respond, please.

<u>جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی)</u>: شکریہ جناب سپیکر، میرے آنریبل ممبر کا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی نعیمہ کشور صاحبہ، سپلیمنٹری۔

<u>وزیر آبپاشی</u>: اچھا۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: شکریہ سپیکر صاحب، چونکہ منسٹر صاحب بھی ہیں، یہی اے ڈی پی سکیم مردان میں بھی ہے اور اس کے لئے ساٹھ بلین روپے بھی رکھے گئے تھے، شگفتہ ملک صاحبہ کا بھی اس پہ ایک کوسچن تھا اور اس میں صرف Digging ہوئی ہے اور ایک پائی کا کام نہیں ہوا۔ منسٹر صاحب سے میری ریکویسٹ ہو گی کہ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ بھی بیٹھا ہو گا، تھوڑا ان سے پوچھ لیں کہ اس پہ آگے کام کیوں نہیں بڑھ رہا؟

<u>جناب سپیکر</u>: .Okay جی ارشد ایوب صاحب۔

<u>وزیر آبپاشی</u>: شکریہ سپیکر صاحب، پہلے میں وقار خان صاحب کے سوال کی طرف آتا ہوں۔ بڑا اچھا انہوں نے سوال کیا ہے، In fact ان کے سوال کے دو حصے ہیں، یہ جو اپنی سکیم کی بات کر رہے ہیں، پہلے اس میں یہ پوچھ رہے ہیں کہ جی اس پہ کچھ کام ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ہے؟ اس کا جواب ان کو بھی پتہ ہے، اے ڈی پی سکیم کے Through کام ہو رہا ہے، اچھا ہو رہا ہے، نہیں ہو رہا ہے، برا ہو رہا ہے؟ اس کی بعد میں اس کی بات کرتا ہوں۔ دوسرا سوال ان کا یہ ہے کہ اس سکیم میں Extension ہو گی یا نہیں ہو گی؟ Extension کا فی الحال کوئی پروگرام نہیں ہے۔ ابھی موجودہ جو کام ہو رہا ہے، اس پہ میں آتا ہوں۔ اگر ان کی یہ Apprehension ہے کہ کام ٹھیک نہیں ہو رہا، ایک تو انہوں نے کمیٹی کا کہا ہے، میں تو سمجھتا ہوں کہ کمیٹی سے بہت بہتر ہے، کمیٹی میں چلا جائے گا، پھر بڑی لمبی لمبی Deliberations ہوتی ہیں، وقت لگتا ہے، ہم ایک انسپکشن ٹیم بنا دیتے ہیں، میڈم نے بھی یہی بات کی ہے کہ مردان میں اسی اے ڈی پی سکیم کے تحت کام ہو رہا ہے، وہ بھی Satisfied نہیں ہیں، ڈیپارٹمنٹل اگر آپ اجازت دیں تو ہم

ایک انسپکشن ٹیم بناتے ہیں،Headed by Chief Engineer جس میں ہمارے آنریبل ممبرز بھی اس ٹیم کا حصہ ہو سکتے ہیں اور موقع پہ وہ جائیں گے، اس کی انسپکشن کریں گے، رپورٹ بنائیں گے اور وہ رپورٹ جب ان شاء اللہ آ گئی، میں خود ادھر کھڑے ہو کر آپ کے ساتھ اسمبلی کے فلور پہ شیئر کروں گا جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، وقار خان!

جناب وقار احمد خان: منظور ہے سر، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، کہہ دیا مردان بھی اس میں شامل ہے، اس میں آپ دونوں ممبرز بھی شامل ہوں گے۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

13463 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ فاٹا 2018 میں صوبہ خیبر پختونخوا میں ضم ہو گیا تھا اور ضم ہونے کے بعد سابقہ فاٹا میں صوبائی انتخابات 2019 میں ہوئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سابقہ فاٹا یعنی ضم شدہ اضلاع میں صوبائی کتنے حلقہ ہیں، ان کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ حلقوں سے منتخب شدہ ممبران کو مالی سال 20-2019 کے دوران کتنا کتنا فنڈ جاری کیا گیا تھا، حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) مذکورہ صوبائی حلقوں میں مالی سال 20-2019 کے دوران ترقیاتی کاموں پر کتنا فنڈ خرچ کیا گیا، حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) سابقہ فاٹا کے ضم شدہ اضلاع میں کل 21 حلقے ہیں جن میں 16 جنرل سیٹ 4 خواتین اور ایک اقلیت کے لئے مختص شدہ ہے۔ جنرل سیٹ کی ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے:

District wise detail of Constituencies in Merged Areas Khyber Pakhtunkhwa

S.No.	Constituency	District
1	PK-100	Bajaur-I
2	PK-101	Bajaur-II
3	PK-102	Bajaur-III
4	PK-103	Mohmand-I

5	PK-104	Mohmand-II
6	PK-105	Khyber-I
7	PK-106	Khyber-II
8	PK-107	Khyber-III
9	PK-108	Kurram-I
10	PK-109	Kurram-II
11	PK-110	Orakzai
12	PK-111	North Waziristan-I
13	PK-112	North Waziristan-II
14	PK-113	South Waziristan-I
15	PK-114	South Waziristan-II
16	PK-115	Ex-Frontier Regions

(ii) مذکورہ حلقوں سے منتخب شدہ ممبران کو مالی سال 20-2019 کے دوران کوئی ترقیاتی فنڈ جاری نہیں کیا گیا تھا۔

(iii) اس سلسلے میں AIP اور ADP کے تحت ضلع وائز ترقیاتی اخراجات برائے مالی سال -2019 2020 کی تفصیل درج ذیل ہے۔

AIP			
Row Labels	**BE2019-20**	**Release**	**Expenditure**
Bajaur	927,387,000	752,746,000	752,743,983
Bannu	2150,986,000	277,263,000	271,787,009
D-I-Khan	257,574,000	220,881,000	219,470,972
Khyber	1,176,120,000	1,446,227,000	1,438,217,395
Kohat	228,247,000	138,630,000	138,629,921
Kurram	1,099,908,000	1,030,872,000	1,028,974,696
Laki Marwat	159,471,000	97,694,000	97,606,202
Mohmand	1,046,162,000	805,994,000	805,958,389
North Waziristan	2,967,930,000	7,842,429,000	7,840,804,772
Orakzai	399,168,000	354,571,000	350,357,535
Peshawar	6,143,512,400	9,296,833,400	9,232,993,449
Provincial	42,494,276.000	470,000	
South Waziristan	1,558,892,600	1,619,507,600	1,616,905,710

Tank	290,366,000	115,882,000	112,490,986
Grand Total	59,000,000,000	24,000,000,000	23,906,940,919
Mas ADP			
Row Labels	**BE2019-20**	**Release**	**Expenditure**
Bajaur	1,695,866,783	1,184,001,373	1,178,584,488
Bannu	490,208,400	406,002,883	405,907,865
D-I-Khan	480,236,300	704,176,894	704,327,068
Khyber	2,212,095,811	1,848,402,402	1,839,005,003
Kohat	393,205,000	163,859,500	147,032,385
Kurram	1,674,006,110	1,156,808,290	1,154,031,156
Laki Marwat	143,860,000	130,225,463	130,107,910
Mohmand	1,257,184,926	765,853,522	755,068,703
North Waziristan	2,169,380,778	1,721,693,035	1,717,447,102
Orakzai	955,346,329	893,937,479	873,875,851
Peshawar	8,944,006,536	2,522,418,873	2,162,358,021
Provincial	509,543,000		
South Waziristan	2,526, 137,527	2,273,657,704	2,226,333,953
Tank	548,922,500	781,344,163	777,495,583
Grand Total	**24,000,000,000**	**14,552,381,581**	**14,062,575,088**

13600 _ حافظ عصام الدین: کیاوزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع جنوبی وزیرستان کو سال 21-2020 میں AIP یا ADP کے تحت فنڈز دیئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کن کن محکمہ جات کو AIP یا ADP کے تحت کل کتنے فنڈز دیئے ہیں اور کہاں کہاں خرچ ہوئے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے ؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ ضلع جنوبی وزیرستان کو مالی سال 21-2020 کے دوران کل 5.531 بلین روپے کے فنڈز فراہم اور خرچ کئے گئے جن محکمہ جات پر یہ فنڈز خرچ کئے گئے، ان کی تفصیل لف (الف) ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Attendance کر لوں میں، حاضری کر لوں۔

Leave Applications: جناب احمد کنڈی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ عائشہ بانو صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب فیصل امین صاحب، منسٹر، آج کے لئے، جناب شاہدہ وحید صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب شکیل احمد خان صاحب منسٹر، آج کے لئے؛ ملک شاہ محمد خان وزیر صاحب منسٹر، آج کے لئے، جناب محمود احمد خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ ملیحہ علی اصغر صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب افتخار مشوانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب عاقب اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ ستارہ آفرین صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب شاہ فیصل خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب خلیق الرحمان صاحب، ایڈوائزر، آج کے لئے، جناب کامران بنگش صاحب، منسٹر، آج کے لئے؛ جناب آصف علی خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

تحریک استحقاق

Mr. Speaker: 'Privilege Motions': Ms. Anita Mehsood, MPA, to please move her privilege motion No. 169, in the House. Anita Mehsood Sahiba.

محترمہ انیتہ محسود: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، تھوڑی سی میں اس پریویلج موشن میں Alteration کروں گی کیونکہ یہ میں نے جمع نومبر میں کرایا تھا، End of November میں اور کچھ وجوہات پہ میں یہ Attend نہیں کر سکی تھی۔ جناب سپیکر، آنے والے بلدیاتی الیکشنز کا جو فیز ٹو ہے، اس سلسلے میں میں نومبر کے End میں، اپنے آبائی علاقہ جو ہے، میرا ساؤتھ وزیرستان، وہاں گئی تھی۔

وہاں مختلف علاقے اور تنظیم اور مشران اور پارٹی کے جو میرے عہدیداران ہیں، ان کے ساتھ صلاح مشورے میں مصروف تھی، علاقے کے ترقیاتی کاموں کے سلسلے میں ساؤتھ وزیرستان ڈی سی سے میں نے لائن ڈیپارٹمنٹس کی میٹنگ شیڈول کی تھی جو کہ 23 نومبر 2021 کو میٹنگ شیڈول طے ہوا تھا۔ جناب سپیکر، جب مقررہ دن اور وقت پر میں ٹانک پہنچی تو ڈی سی صاحب کو Call کی، انہوں نے کہا کہ میں آفس میں موجود نہیں ہوں، اس وقت وانا ساؤتھ وزیرستان میں ہوں لہذا آپ سے نہیں مل سکتا۔ میرے ساتھ پارٹی کے ورکرز بھی موجود تھے اور تقریباً ایک گھنٹہ ان کے آفس کے باہر انتظار کرنا پڑا۔ اس کے بعد ورکرز سے معلوم ہوا کہ ڈی سی صاحب آفس ہی میں موجود ہیں اور مجھ سے ملنا نہیں چاہتے، پارٹی ورکرز بہت اشتعال میں تھے، لہذا کچھ Law & order situation خراب ہونے کا بھی خطرہ تھا جس کو میں نے بروقت کنٹرول بھی کیا، خراب ہونے نہیں دیا اور سیدھی ڈی سی صاحب کے آفس کے اندر میں جب گئی تو وہ آفس میں موجود تھے۔ جناب سپیکر صاحب، میں پشاور سے تقریباً تین سو کلومیٹر طے کر کے اپنی چھوٹی میری Infant بیٹی ہے کچھ Months کی، ان کے ساتھ میں ٹانک پہنچی تا کہ اپنے مقررہ وقت پہ میں اپنے ٹائم اور میٹنگ جو ہے، اس کو Attend کر سکوں تا کہ علاقے کے مسائل اور بلدیاتی الیکشنز کے سلسلے میں ڈی سی ساؤتھ وزیرستان سے تفصیلی باتیں کر سکوں لیکن ڈی سی صاحب کی ملاقات سے انکار اور لائن ڈیپارٹمنٹس کے ساتھ مقررہ میٹنگ شیڈول نہ کرنے پر بہت مایوسی ہوئی۔ اپنے پارٹی ورکرز اور اپنے علاقے کے مشران کے سامنے بہت شرمندگی ہوئی، اس طرح میرا استحقاق مجروح ہوا۔ جناب سپیکر، میں درخواست کرتی ہوں کہ ڈی سی صاحب کے اس رویئے پر پہلے تو As per rule اگر ان کو معطل کیا جائے اور انکوائری کے لئے اس کو استحقاق کمیٹی میں بھیجا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، میں تھوڑا سا کہنا چاہوں گی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بس بات تفصیل سے ہو گئی آپ کی، میرے خیال میں Time is short۔۔۔۔۔

<u>محترمہ انیتہ محسود</u>: جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور)</u>: جناب سپیکر، جو Concerned DC ہے، اس کا جواب تو آ چکا ہے اور ان کے مطابق انہوں نے اپنی Explanation بھی دے دی ہے کہ کوئی تقسیم ہو رہی تھی کسی زمین کی، اس سلسلے میں وہ وہاں گئے تھے باؤنڈری کی Demarcation کے لئے

لیکن Again میں یہ کہوں گا جناب سپیکر، کیونکہ انہوں نے یہ تحریک استحقاق پیش کر دی ہے اس ایوان میں اور ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے جو منتخب ممبران ہیں، ان کی سنی بھی جائے اور ان کو Proper time بھی دیا جائے، تو اس سلسلے میں Already میں ان کو کہہ چکا ہوں کہ استحقاق کمیٹی میں ان کی ڈیمانڈ بھی ہے، میں استحقاق کمیٹی کے حوالہ کرتا ہوں اور ان شاء اللہ امید کرتا ہوں کہ اچھا فیصلہ آئے گا وہاں سے، کیونکہ انہوں نے جو بات کی کہ Directly جی ان کے خلاف ایکشن لے لیا جائے، تو Directly action نہیں لیا جا سکتا، ہم اس کو Properly ایک جو استحقاق کمیٹی ہے، اس کو Refer کر دیا جائے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the privilege motion No. 169, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the Privilege Committee.

(Interruption)

جناب سپیکر: ابھی اس کے بعد ٹائم، ذرا ایجنڈا آگے بڑھنے دیں، ایجنڈا آگے بڑھنے دیں پھر میں پوائنٹ آف آرڈر دوں گا آپ لوگوں کو۔ کنڈی صاحب کی تحریک التواء ہے۔ انہوں نے Application دی ہے 380 کو Defer کیا جاتا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, Mr. Inayatullah Khan Sahib, to please move their joint call attention notice No. 2207, in the House. Ji, Nighat Yasmeen Orakzai.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ توجہ دلاؤ نوٹس ہے ناں؟

جناب سپیکر: ہاں جی، کال اٹنشن۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پتہ ہی نہیں مجھے، (قہقہہ) نہیں، مجھے پتہ ہے کال اٹنشن ہے، کال اٹینشن ہے لیکن بزنس اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ مجھے پتہ نہیں چلتا ہے، بھول جاتی ہوں۔

Mr. Speaker: 2207.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، ہمارا کال اٹنشن جو عنایت اللہ صاحب کا بھی ہے اور میرا بھی ہے، اس میں ہم وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کروانا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ حالیہ دنوں MDCAT Test ہونے کے بعد پاکستان میڈیکل کمیشن نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا کہ تمام Admitting جو یونیورسٹیز ہیں، Dates لکھی ہوئی ہیں کہ تمام تر یونیورسٹیاں ان طلباء کے دیر سے آنے والے نمبرز قبول کرے گی جو پہلی مرتبہ امتحان دے رہے ہیں جو کہ کورونا سے متاثر ہوئے تھے یا کسی بھی وجہ سے امتحان میں نہیں بیٹھے تھے یا A-level کے وہ طلباء جن کے امتحانات نومبر، دسمبر میں ہوئے تھے، اس کے بعد طلباء وطالبات نے KMU سے بھی رابطے کئے لیکن انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم PMC ہی کی پیروی کریں گے۔ بعد میں KMU نے اپنی پالیسی جاری کی جس کے پوائنٹ نمبر 3 میں واضح لکھا ہوا ہے کہ Online apply میں ایف ایس سی کا ریزلٹ جمع کرانے کے بعد اس میں کسی قسم کا ردوبدل نہیں کیا جائے گا اور Improvement کے نمبرز کا اس سال کے میرٹ پر کسی قسم کا اثر نہیں ہوگا، اس لئے بہت سے طلباء وطالبات نے اسپیشل امتحان کے لئے Apply ہی نہیں کیا لیکن اس کے باوجود KMU نے اب آخر میں نوٹیفکیشن جاری کیا کہ ہم Improvers کے نمبرز پر بھی میرٹ میں شامل کریں گے جو کہ اسپیشل امتحان میں شامل ہوئے تھے۔ اس اقدام سے کئی ایسے طلباء وطالبات جن کے اب میرٹ لسٹ میں نام آئے ہیں، اس میرٹ لسٹ سے نکل جائیں گے اور وہ طلباء وطالبات جن کے نام میرٹ لسٹ میں نیچے ہیں، وہ میرٹ پہ اوپر آجائیں گے۔ KMU کے اس اقدام سے کئی طلباء کا مستقبل خطرے میں پڑجائے گا۔ صوبائی حکومت اس نوٹیفکیشن کو فوری طور پر واپس لے تاکہ طلباء میں پائی جانے والی بے چینی کو ختم کیا جاسکے۔

Mr. Speaker: Ji, Minister for Health, Taimur Saleem Jhagra Sahib.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): جی جناب سپیکر، میں KMU کے Representative سے ہی بات کررہا تھا ابھی فون پہ، KMU کے وائس چانسلر سے بات کررہا تھا اور اس کے ساتھ میں PMC کو بھی ملانے کی کوشش کررہا تھا۔ دو چیزیں، ایک 13 نومبر کو PMC نے ایک نوٹس نکالا تھا جس پہ انہوں نے لکھا تھا کہ اس میں Repeat exam allowed نہیں ہوگا۔ 13 نومبر کو جس کا نگہت بی بی نے ریفرنس دیا، اس کے بعد I am trying to get to the bottom اور مجھے ایک دن کا ٹائم چاہیئے ہوگا، ایک دو اس کے پاس Claims ہیں اور اس کی Basis پہ ہم Final decision لیں گے۔ ایک یہ کہ اس کے بعد PMC نے جو اپنا ایک Corrected notification نکالا یا ایک Followup

notification میں انہوں نے پھر یہ Allow کیا، یہ بات میں نے Ascertain کرنی ہے کہ آیا انہوں نے Allow کیا ہے یا ان کا 13 نومبر کا جو نوٹیفکیشن ہے، وہ ابھی بھی Stand کرتا ہے یا نہیں؟ دوسری چیز جو ابھی KMU کے Head سے بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ یہ پھر بعد میں ساری یونیورسٹیز نے آپس میں مشورہ کر کے یہ Decide کیا کہ Repeat allow کرنا چاہیئے اور پھر Again PMC نے اجازت دی، تو ان دونوں چیزوں کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرنا پڑے گا جو کہ ان شاء اللہ ہم آج اور کل اور Friday کے سیشن سے پہلے کر کے اناؤنس کر دیں گے۔ میں یہ کہوں گا کہ یہ ایک مشکل، ایک Challenging task تھا، یہاں پہ Covid کی وجہ سے Exams متاثر بھی تھے، لوگوں کی Study disrupt بھی ہوئی، ہم جو بھی فیصلہ لیں اس پہ فائنل وہ فیصلہ کسی نہ کسی کے لئے تو Inconvenient ہو گا یا ان کے لئے جو Repeat دینا چاہتے ہیں یا ان کے لئے جو Repeat دینا نہیں چاہتے، تو جو میرا Gut instinct ہے وہ تو یہ ہے کہ جو یونیورسٹی نے فیصلہ لیا ہے، Considered طریقے سے لیا ہو گا، ہمیں اس کو سپورٹ کرنا پڑے گا لیکن اگر PMC کے نوٹیفکیشن کی Legal ایک Binding ہو اور اس کی خلاف ورزی ہوئی ہو تو پھر ہم یہ Revisit کریں گے۔ جو میری پانچ بجے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ میٹنگ ہے اور اس میں میں دیکھ کر پھر According to the PMC notification فائنل فیصلہ جو ہے وہ کروں گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔ بہادر خان صاحب، کوسچین نمبر، توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 2208۔

<u>جناب بہادر خان</u>: شکریہ سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ جنگلات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گزشتہ طوفان میں محمد بادشاہ ولد محمد زمین کا گھر مکمل تباہ ہوا تھا، حکومت نے اس کو ایک لاکھ روپے امداد بھی دی تھی مگر بد قسمتی سے یہ آدمی اپنے پہاڑ میں اپنا گھر دوبارہ آباد کرنے کے لئے لکڑی کاٹنے گیا اور لکڑی سے گاڑی لوڈ کر کے اپنے گھر لا رہا تھا کہ راستے میں اسسٹنٹ کمشنر ثمر باغ نے گاڑی پکڑ کر مذکورہ متاثر شخص کو اذیت پہنچانے کے ساتھ ساتھ اس کو 80 ہزار روپے جرمانہ بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر، دا یو * + اسسټنټ کمشنر دے، یو ورسره EAC دے چې، دا یواځې دا نه چې د ده سره ئې زیاتے کړے دے، په ثمرباغ بازار کښې راا وځی، غریب خلق تنګوی او دیرش زره، شل زره او پینځویشت زره دا جرمانه لګوی په

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

بابتې برناخيزه، دا تا ريږه دغې ځائې ته کړې ده، دا تا فلانکے اوکړو، دا ستا سره هغه چل دے، دا چل دے، د پلاسټک په ګوتو باندې اسی هزار روپئ او تيس هزار او پچاس هزار روپئ جرمانې لګولې دی. دا غريب سړے دے، د ده طوفان هغه کور ورو ان کړے وو، ما دلته خبره هم کړې وه په دې اسمبلئ کښې، د هغې د پاره ئې د خپل پتې نه، دا سرکاری لرګی نه دی، منسټر صاحب لږه توجه اوکړئ، دا سرکاری لرګی يا سرکاری غر نه دے، دا سرکاری لرګی نه دی، دا د هغه سړی ذاتی لرګی دی، هغه ئې وهلی دی او د غر نه وهلی لرګی ترې، دا لوډ نه دی، په لار کښې نه دی، په غر کښې ترې، په لاره کښې ئې نيولی دی، دا په جهکړ کښې د ده کور ورو ان شوے وو، د ده سره نور امداد پکار وو، ما ورته وينا اوکړه او زما خبره ئې نه ده منلې او دا ئې باقاعده غير قانونی دا که فارسټ والا کړې ده او دا که دې اسسټنټ کمشنر کړې ده، دوئ په شريکه د دې سړی سره زياتے کړے دے، دا جرم دے، هم واپس کړی دی او دا باقی جرمانو باقاعده به ورسره حساب کوؤ.

جناب سپیکر: چلیں، جواب لیتے ہیں۔ ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے۔ بہادر خان صاحب تشریف رکھیں۔ پہلے تو میں ایک لفظ انہوں نے استعمال کیا* + + میں اس کو حذف کرتا ہوں، Expunge کرتا ہوں، یہ ایسے لفظ استعمال نہیں کرنے چاہیئے کہ ہمارے Pushto speaking officer بھی پنجاب میں مختلف جگہوں پہ کام کرتے ہیں تو یہ Linguistic بنیادوں پہ کوئی بات نہیں کرنی چاہیئے، بس آفیسر آفیسر ہوتا ہے جو بھی ہے ورنہ پھر ہمارے لوگ پنجاب میں کام کرتے ہیں، آپ کے Pushto speaking officer وہاں پہ وہ ایسی باتیں کرنا شروع ہو جائیں گے تو ایسی چیزیں نہیں کرنی چاہئیں جس سے تعصب کی بو آتی ہو۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، ثقافت وپارلیمانی امور): شکریہ سر، بہادر خان لالا نے جو بات کی ہے، یہ بات ہے تو سہی، اس لئے کہ جس بندے کا گھر گرا تھا، وہ تو، یعنی وہ حق رکھتا ہے کہ وہ جاکر اپنے لئے لکڑیاں لائے اور اپنا گھر دوبارہ بنائے کیونکہ گورنمنٹ نے بھی اس کو جو ان کے بقول ایک لاکھ روپے گورنمنٹ نے دیئے تھے تو ظاہر ہے ان کو لکڑی دینے کی اجازت ہونی چاہیئے لیکن یہ کچھ جگہوں پہ یہ پرابلمز

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

ہیں کیونکہ ملاکنڈ ڈویژن میں AC اور EAC جو ہوتے ہیں، ان کو مجسٹریٹ کی Powers دی گئی ہیں، فارسٹ مجسٹریٹ کی، باقی ضلع میں نہیں ہیں، یہ صرف ملاکنڈ ڈویژن میں یہ اختیارات دیئے گئے ہیں AC کو، لیکن جناب سپیکر، 2002 کا جو فارسٹ آرڈیننس ہے۔ اس کی Implementation فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے، اب انہوں نے، اسسٹنٹ کمشنر نے وہ لکڑیاں ضبط کی ہیں، جرمانہ کیا ہے لیکن انہوں نے Inform نہیں کیا ہے فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کو، تو میں نے فارسٹ ڈیپارٹمنٹ سے ابھی بات کی، انہوں نے کہا کہ جو وہاں کا کنزرویٹر ہے، چیف کنزرویٹر، اس نے بھی کہا ہے کیونکہ ہمیں تو انہوں نے Inform ہی نہیں کیا ہے، تو یہ ابھی ڈپٹی کمشنر لوئر دیر کو، یا تو ان سے پھر پوچھا جائے یا اس اسسٹنٹ کمشنر سے پوچھا جائے کہ آپ نے جرمانہ کس قانون کے تحت کیا ہے اور کس اس کے تحت کیا ہے کہ اس پر کیا ہو سکتا ہے؟ کیونکہ اس کے پاس عدالتی اختیار ملا ہوا ہے اس کو، اگر اس نے عدالتی اختیار پہ کیا ہے جناب سپیکر، تو پھر تو سیشن کورٹ میں جانا پڑے گا کیونکہ اس کا تو کسی کے پاس وہ والا اختیار نہیں ہے کہ وہ وہ ختم کرے، یا تو بہادر خان لالا تھوڑا ٹائم دے دیں تو ہم ان سے وہ منگوا لیتے ہیں کہ کونسی دفعہ اس نے لگائی ہے اور کیا وہ خود ہی ختم کر سکتا ہے؟ DC Level پہ یا سیشن جج جانا پڑے گا، یہ تھوڑا سا وہ ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی بہادر خان صاحب۔

<u>جناب بہادر خان</u>: سپیکر صاحب، دا ئې د باقاعده د دغه جرمانې رسید دے۔ زه دا سې وايم دا کمیټۍ ته حواله کړه، پته به ئې اولګوؤ خو دا نه چې دا ضائع کړو، ضائع کوؤ به ئې نه، ځکه چې دا یوازې دا یوه جرمانه نه ده او سپیکر صاحب، د * + خبره اوکړله، دلته کښې هغه د رسم و رواج نه نه دے خبر، هلته کښې زمونږه ډیرې ستونځې دی او هغه ستونځو نه هغه نه دے خبر، نیغ په نیغه باندې په دې نه پوهیږی چې دا ما ښه اوکړل بد اوکړل، هغه کار کوی، دلته پښتانه شته دے کنه، ډیر پښتانه افسران دی، یو پښتون راولیږئ، هلته ئې کښینوئ، دا ډی سی * + دے، اے سی * + دے، اے سی * + دے، بل * + دے، نو زما غرض دا نه دے د دغې سره، زمونږ ورونړه دی خو صرف دا ده چې هغه د هغه ملک په رسم ورواج هغه خو ډیر ستونځې مونږه لرو، پکار ده چې زمونږ سره خپل پښتانه افسران وی،

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

هغه په هغې پوهيږي او دا کميټئ ته حواله کړه، پورا پته به اولګوؤ خير دے۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: سر، میں Again معذرت کے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب کہتے ہیں، کمیٹی میں بھیج دیں۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: میں معذرت کے ساتھ جو لفظ یہ استعمال کر رہے ہیں، دیکھیں ہمارے بہت سارے پختون بھائی اس وقت پنجاب میں ہیں اور یہ By rotation ہوتا ہے، اس طرح ہوتا ہے کہ ان کی لازمی سروس ہوتی ہے جنہوں نے کرنا پڑتی ہے، تو میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پورے ملک میں یہ لوگ جاتے ہیں۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: یہ بات نہیں کرنی چاہیئے کہ وہ ہمارے رسم ورواج سے نہیں خبر، وہ تو ایک مہینہ گزارنے کے بعد وہ رسم و رواج سارے جان چکے ہوتے ہیں ہمارے، یہ بہت ساری جگہوں پہ۔۔۔۔۔

(مداخلت)

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: جی، نہیں نہیں، زبان جو بھی ہے لیکن میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کم از کم یہ اسمبلی ہے، ہمیں ایسا کوئی تاثر نہیں دینا چاہیئے، ہم پنجاب کی عزت کرتے ہیں، ہم سندھ کی عزت کرتے ہیں، ہم بلوچستان کی عزت کرتے ہیں اور اسی طرح گلگت بلتستان، ہم یہ Expect کرتے ہیں کہ وہ ہمارے آفیسرز کی عزت کریں گے، ہم ان کی آفیسرز کی عزت کریں گے، یہ ہمارے اپنے آفیسرز ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل صحیح ہے۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: یہ ایک پبلک، وہ جو فیڈرل سروس کمیشن کے Through آتے ہیں، ان کی سب کو عزت کرنی چاہیئے۔ جناب سپیکر، ان کی پرفارمنس بھی اچھی ہے، یہ بھی میں آپ کو بتاؤں Best performance ہو رہی ہے، جو بھی Youngsters آتے ہیں، Youth ان کی بہت اچھی پرفارمنس ہوتی ہے لیکن جناب سپیکر، میں نے آپ سے عرض کیا کہ ان کو عدلیہ کا اختیار حاصل ہے کیونکہ وہ فارسٹ مجسٹریٹ ہیں، یہ صرف ملاکنڈ میں حاصل ہے تو اگر انہوں نے As a Judge فیصلہ کیا ہے جناب سپیکر، تو پھر سیشن جج کے پاس جانا پڑے گا۔ میں ان سے یہی عرض کر رہا ہوں کہ وہ فیصلہ منگوالیں

گے اور جو لوئر دیر کا جوڈی سی ہے، ان کو ہم آج ہی لکھ دیں گے، وہ ہمیں فیصلہ بھجوادیں، اگر اس نے As a Judge کیا ہے جناب سپیکر، تو پھر تو سیشن جج کے علاوہ ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں ہے۔ اگر ہم کمیٹی میں جائیں گے، تب بھی یہ میرے خیال سے مناسب نہیں ہو گا کیونکہ قانون قانون ہوتا ہے، تو اس کے بعد اگر جناب سپیکر، کوئی اور ذریعہ ہوا تو فارسٹ ڈیپارٹمنٹ موجود ہے، وہ کہتے ہیں کہ جی ہمیں لکھ دیں، ہمیں Inform کر دیں، وہ طریقہ کار ہے، وہ بھی پھر ہم پورا کر لیں گے لیکن جو متاثرہ شخص ہے، اس کو ہم Facilitate کرنا چاہتے ہیں، ان کو ریلیف ملنا چاہیئے، وہ کیسے ملتا ہے؟ جناب سپیکر، اس کے لئے راستہ دیکھ لیں گے۔ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> Okay جی، ٹھیک ہے۔ ذرا ایجنڈا مجھے تھوڑا سا بڑھانے دیں، پھر میں پوائنٹ آف آرڈر دیتا ہوں۔ ریزولیوشن بھی لیتا ہوں، پوائنٹ آف آرڈر بھی لیتا ہوں، ساری چیزیں دیتا ہوں لیکن میں نے۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر:</u> Order of the Day تو Complete کرنے دیں ناں مجھے۔

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Item No. 8. 'Consideration of the Bill': Minister for Parliamentary Affairs, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once. Law Minister Sahib.

(Interruption)

<u>جناب سپیکر:</u> میں سارے پوائنٹس دوں گا، سراج صاحب، دیتا ہوں موقع، ابھی ذرا Order of the Day complete کر لوں، یہ رہ جائے گا اور پھر Legislative Business ہے یہ۔

<u>Mr. Fazl Shakoor Kahn (Minister for Law):</u> I, on behalf of the honourable Chief Minister, intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Mr. Inayatullah Khan Sahib, Mr. Khushdil Khan Sahib, Ms. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, MPAs, to please move their joint amendment in Clause 2 of the Bill.

کون Move کرے گا، خوشدل خان صاحب! آپ کر رہے ہیں؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، امنڈمنٹ پیش کرنے سے پہلے میں آپ سے دو منٹ ٹائم لینا چاہتا ہوں۔ پہلے میں، یہ جو حکومت سیکشن کو ایڈیشن کرنا چاہتے ہیں 10B پڑھنا چاہتا ہوں۔

"**10B. Validation of certain actions.-** Notwithstanding anything contained in any law, rules and regulations for the time being in force, all the screening tests, conducted by the Public Service Commission, in syllabus based examinations, before the commencement of the Khyber Pakhtunkhwa Public Service Commission (Amendment) Act, 2021, under its regulations, in pursuance of which candidates have been selected and appointed as civil servants, shall deem to have been validly conducted for all intents and purposes under this Ordinance and rules made thereunder, and shall not be called in question in any court of law."

اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کو ذرا Explain کرنا چاہتا ہوں شاید کہ ہمارے ممبران صاحبان نے پڑھا ہو گا یا نہیں ہو گا، اس سیکشن کا، اس کلاز کا سر، مقصد یہ ہے کہ جتنے بھی اس سے پہلے، اس کو یہاں لانے سے پہلے پبلک سروس کمیشن نے جتنی بھی غلطیاں کی ہیں، جتنے بھی غیر قانونی کام کئے ہیں، جتنی سیاہ کاریاں کی ہیں، ان کو یہاں Validation، ان کو Valid بنانا چاہتے ہیں اس ہاؤس کے ذریعے، یہ یہاں پر چیئرمین صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، یہ آپ کو پتہ ہو گا کہ انجینئر محمد زبیر خان الائی، یہ اس طرح ہوا تھا سر، اس میں ہمیں آپ کی انسٹرکشنز ملی تھیں، اس سے پہلے یہاں ایڈورٹائزمنٹ ہوا تھا پی ایم ایس کا، انہوں نے اس قانون کو چھوڑا، اس قانون کا جو Rule 6 ہے، Mandatory provision ہے کہ جہاں پر سلیبس ہو تو ان کے لئے امتحان آپ کو لینا ہے، آپ کو Screening test لینا ہے، انہوں نے اس کو Ignore کر کے اس قانون کو مسخ کر کے جو Interested لوگ تھے، انہوں نے Screening test کیا

جس کی وجہ سے ہزاروں امیدوار ناکام رہ گئے اور وہ مایوس ہو کر انہوں نے دو مہینے یہاں پر پریس کلب کے سامنے احتجاج کیا۔ پھر یہ توجہ دلاؤنوٹس، کال اٹینشن میں اور عنایت اللہ صاحب یہاں لے آئے، پھر آپ نے اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیا۔ کمیٹی نے اس پر میٹنگ کر کے، یہ اس کی رپوٹ ہے سر، سر، یہ رپورٹ میرے ہاتھ میں ہے، اس کے آخر میں جو Recommendation ہے Which has already been adopted by this House unanimously، یہ ہے سر، پیرا35 میں ہے:

35۔"کمیٹی کے غور و خوض معزز ممبران / محرکین، سیکرٹری محکمہ قانون ایڈوکیٹ جنرل کی قانونی اور ماہرانہ رائے اور پبلک سروس کمیشن کے قانون، رولز اور ریگولیشنز کی روشنی میں مندرجہ ذیل سفارشات مرتب کیں:

1۔ پی ایم ایس سروس کی مشتہر شدہ آسامیوں کے لئے پبلک سروس کمیشن نے جو حال ہی میں سکریننگ ٹیسٹ کا انعقاد کیا ہے، وہ خلاف قانون اور رولز ٹھہرایا گیا، لہذا مذکورہ سکریننگ ٹیسٹ کو منسوخ کیا جائے۔

2۔ قانون اور رولز کے مطابق تجویز شدہ تحریری امتحان کے لئے فوراً اور بلاتاخیر انتظامات کر کے تمام امیدواروں کو امتحان میں شامل کیا جائے۔

3۔ پبلک سروس کمیشن کے متعلقہ چیئرمین و ممبران خصوصاً سید محمد جاوید (ممبر) و مجاز افسران کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے جنہوں نے قانون اور رولز کی غلط تشریح کر کے ان کی نااہلی اور نالائقی کی وجہ سے قوم کے بچوں کا قیمتی وقت اور مالی ضیاع کے ساتھ انہیں ذہنی کوفت سے دوچار کئے ہیں جو کہ ایک قابل سزا ہے۔

4۔ صوبہ میں پی ایم ایس امتحان کے لئے پبلک سروس کمیشن کے ایکٹ، رولز اور ریگولیشنز میں طریقہ کار وضع ہے جو کہ تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر Written test اور انٹرویوز وغیرہ لے، لہذا اس پر عملدرآمد کیا جائے۔

5۔ پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ اسمبلی کو ہر سال پیش کرنے کو یقینی بنایا جائے۔

6۔ اگر پبلک سروس کمیشن صوبائی کابینہ کو دھوکہ دہی کے ذریعے سکریننگ ٹیسٹ پالیسی کی سمری ارسال کرے"

سر، یہ جو Validation لایا ہے، It is defeat to the recommendation of this House، یہ مطلب ہے Mala fide اس میں ہے کہ یہاں ہماری اسمبلی نے، ہماری کمیٹی نے جو کام کیا تھا، اس کو Invalid declare کیا ہے اور یہ سفارشات اس اسمبلی نے متفقہ طور پر منظور کی ہیں، تو پھر مطلب ہے اس میں ایسے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جو کرپٹ لوگ ہیں جنہوں نے امیدواروں سے پیسے لے کر اس قانون کو پس پشت ڈال کر Screening test کو ٹھہرایا گیا اور پھر مطلب ہے اب اس میں ناکام ہو چکے ہیں سر، آپ کی وجہ سے، اس اسمبلی کی وجہ سے وہ ناکام ہو چکے ہیں اپنے عزائم میں، تو پھر انہوں نے کیا کر دیا؟ کہ کسی سے اس کو یہاں لے آنے کے، تو اس کا مطلب یہ ہے سر، کہ یہ Invalid جتنی بھی انہوں نے غیر قانونی، اور یہ صرف ایک کے لئے نہیں ہے، جتنا انہوں نے تحصیلداروں میں کیا ہے، انہوں نے مطلب ہے اس میں جتنا بھی Sixteen and above میں کیا ہے تو یہ اب اپنی سیاہ کاریوں کو، اپنے غلط قانونی کام کی Validations، میں آپ کو ایک Proverb بتا دیتا ہوں، ہمارے قانون میں Term ہے:

"An Illegal act is always illegal that will not be legalized by with the efflux of time"

غیر قانونی کام ہمیشہ غیر قانونی رہے گا، وہ وقت کے ساتھ ساتھ قانونی نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر ایک آدمی غیر قانونی کام کرے اور وہ کہتے ہیں کہ اس پہ پانچ سو سال گزرے نہیں، یہاں پر ہمارا Proverb ہے:

"An illegal action / order is always illegal that will never legalized with the efflux of time"

Efflux means وقت کے ساتھ ساتھ۔، تو سر، میں اپنے بھائیوں سے، ہاؤس سے ریکویسٹ کرتا ہوں حکومت سے، حکمران سے، حکومتی ممبران سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ آپ کے استحقاق کو مجروح کر رہے ہیں، اس اسمبلی کے استحقاق کو مجروح کر رہے ہیں کہ وہ غلط کام کے لئے یہاں آپ سے اس کی وہ Validation چاہتے ہیں، تو لہذا اس کو واپس کیا جائے Otherwise پھر میں امنڈمنٹس پیش کروں گا۔ ٹھیک ہے آپ کی اکثریت ہے لیکن ریکارڈ پر یہ لایا جائے گا کہ یہ اس ہاؤس کی توہین ہے سر، یہ آپ کی توہین ہے، اس کمیٹی کی توہین ہے، اس چیئرمین صاحب کی توہین ہے، تو اس کو واپس کیا جائے Otherwise میں پھر لاؤں گا۔ تھینک یو، سر۔

<u>جناب منور خان</u>: جناب سپیکر صاحب، ایک بات یہ ہے کہ کمیٹی کے جتنے بھی ممبران تھے، ان سب نے Unanimously اس کو، اس کمیٹی کے چیئرمین صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے اور سب نے اس

کو Reject کیا تھا اور میرے خیال میں چیئرمین صاحب وہ رپورٹ اگر اسمبلی میں پیش کریں تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ سب کا اس پہ اتفاق ہے کہ یہ پبلک سروس کمیشن جو کچھ کر رہا ہے ناں، یعنی کافی ایسے بچے ہیں جو بالکل Exams سے محروم ہو گئے ہیں تو اس سلسلے میں میرے خیال میں ہاؤس اس پہ غور کرے اور اس قانون کو پاس نہ کرے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور): جناب سپیکر، Basically یہ جو آج کا وہ ہے، یہ صرف ان کے لئے ہے جو پہلے سے Recruit ہو چکے ہیں، وہ کام کر رہے ہیں، یہ ان کے لئے ہے۔ جو ابھی نئے جن پہ ایشو بنا تھا تو وہ Null and void declare ہو چکے ہیں، ان کے خلاف انکوائری بھی ہو رہی ہے، تو وہ تو اس میں شامل ہی نہیں ہیں، وہ تو Already ان کے خلاف انکوائری ہو رہی ہے۔ تو جو ڈیپارٹمنٹ نے بتایا ہے، وہ یہی ہے کہ جو ہیں وہ ان کے لئے ہیں جو پہلے سے کام کر رہے ہیں۔ باقی تو جو پبلک سروس کمیشن ہے باقاعدہ اس کی انکوائری ہو رہی ہے، وہ انکوائری آرڈر ہو چکی ہے اور جو Recruit ہوئے تھے، ان سب کو Null and void declare کیا گیا ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، شوکت صاحب Interpretation یہ غلط کر رہے ہیں، اس کو اگر دیکھا جائے Sentence No. 3 میں دیکھیں "all the screening tests"، ذرا آپ بار بار پڑھ لیں اس کو، کیونکہ قانون کی تشریح بہت مشکل ہوتی ہے۔ جب اس کو بار بار آپ پڑھیں تو پھر میں بتاتا ہوں "all the screening tests, conducted by the Public Service Commission"، اب آپ کا Screening test ہمارا Conduct ہو چکا ہے، ہو چکا ہے، جس کا مسئلہ اسمبلی میں آیا ہے "conducted by the Public Service Commission, in syllabus based examinations", syllabus based examinations means جس کا مطلب ہے امتحان کے لئے سلیبس ہو، سلیبس تین Categories کے لئے PMS, Tehsildar ہے-----

جناب سپیکر: کونسا پیراگراف پڑھ رہے ہیں خوشدل خان صاحب؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی؟

جناب سپیکر: کونسا، Validation of certain ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ جو 10B ذرا، یہ جو نیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ جو10B, go through-----

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ سر، جوآپ کے سامنے ہے، یہ جو Insertion addition 10B، پہلے 10A اور 10B کے بعد یہ کرنا چاہتے تھے "Validation of certain actions"، validation means ایک چیز کو آپ نے قانونی شکل دینا ہے، Valid کرنا ہے، اس کو تو Validation کیا ضرورت پڑ گئی، آپ نے کیوں غلطیاں کی ہیں کہ اب آپ آتے ہیں اور اپنی غلطیوں کو، اپنی سیاہ کاریوں کو ہم سے صاف کرتے ہیں؟ پیسے آپ نے لئے ہیں، کرپشن آپ نے کی ہے، غریب لوگوں کو آپ نے مایوس کیا ہے اور اب آتے ہیں ہاؤس میں ہمارے کندھوں پر ذمہ داری ڈالتے ہیں کہ اب ہم نے غلطیاں کی ہیں، آپ ٹھیک کر لیں۔ تو یہ کس طرح ہے؟ یہاں پر جب ہم آتے ہیں، قانون سازی کرتے ہیں تو ہم یہاں آئین کے مطابق قانون سازی کرتے ہیں، ہم یہاں ایک غیر قانونی کو قانونی شکل نہیں دے سکتے ہیں۔ تو سر، یہ آپ ملاحظہ، آپ ذرا دیکھ لیں "all the screening tests, conducted by the Public Service Commission, in syllabus based examinations"، Syllabus Based Examination کا مطلب یہ ہے کہ جس Selection کے لئے امتحانات ہوتے ہیں، امتحانات صرف چار Categories کے لئے ہیں، ایک پی ایم ایس آفیسرز کے لئے ہے، سیکشن آفیسرز کے لئے ہے، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز کے لئے ہے، تحصیلدار کے لئے ہے، باقی کے لئے، یعنی یہ چار Categories ہیں اور یہ سال میں ایک دفعہ ان کا امتحان ہوتا ہے، بار بار ہوتا بھی نہیں ہے، ہاں جس طرح سی ایس ایس ہوتا ہے، جس طرح پی سی ایس پہلے ہوتا تھا، ڈی ایم جی گروپ، تو یہ سال میں ایک دفعہ ہوتا ہے، تو یہ کہتے ہیں "in syllabus based examinations, before the commencement of the Khyber" لیکن اس ایکٹ آنے سے پہلے جتنے بھی امتحان، جتنے بھی Screening tests ہوئے ہیں تو ان کو آپ Valid کر لیں، اس کا مطلب ہے They have admitted کہ اس سے پہلے وہ غلط انہوں نے کیا ہے، وہ Invalid تھے، تو اب مطلب ہے جو غیر قانونی ہے وہ آپ پر Validate کرنا چاہتے ہیں، تو کیا یہ ہاؤس اس کو کرتا ہے-----

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب، ایک منٹ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: لوگوں نے ہمیں جو یہاں پر، ایک منٹ سر-----

جناب سپیکر: ایک منٹ، یہ جیسے آپ فرمارہے ہیں کہ ان کو Validate کرنے کے لئے جو پہلے کام ہو گیا ہے، اگر Validate ان کو نہیں کرتے تو اور ہم ان کے ساتھ کیا کر سکتے ہیں؟ وہ تو Already recruit ہو چکے ہیں لوگ ناں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: وہ تو Recruit نہیں ہیں، وہ جو ہو گئے ہیں وہ توان کا Headache ہیں، وہ تو Appoint ہو چکے ہیں، اب جو ابھی Appointments نہیں ہوئی ہیں، ہمارا تو اس کے ساتھ کام ہے، ابھی انہوں نے جتنے کام کئے ہیں، غلط کئے ہیں ٹھیک کئے ہیں، ہمارا کیا کام ہے؟ ان کے لئے یہاں ادارے موجود ہیں، ان کا کام ہے لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ جن کو اس اسمبلی نے غیر قانونی قرار دیا ہے، اسمبلی میں آپ نے کمیٹی بنائی ہے، اس ہاؤس نے کمیٹی بنائی ہے، Authorized committee نے ان کو غیر قانونی بنایا ہے اور پھر اس اسمبلی نے اس رپورٹ کو منظور کر لیا ہے، اس رپورٹ کو پاس کر دیا ہے، Recommendations کو Approve کر دیا، وہ اس کو Defeat کرنے کے لئے۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: هغوی تینګیدے نه شی، د هغوی خلق دی پکښې، پیسې ئې اغستې دی، مطلب دے هغه جاوید چې کوم یو دے، د طالبانو مشر وو، په 2013 کښې مطلب دے، هلته طالبان به ئې ساتل، دهشتګرد۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر ہال میں خاموشی اور ساؤنڈ سسٹم بند ہو گیا)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، یہ بتائیں کہ اس کمیٹی میں جن Candidates کا ذکر ہوا تھا، جن کے بارے میں بات ہوئی تھی وہ Recruit ہو چکے ہیں یا نہیں ہوئے ہیں؟ ایک سیکنڈ۔۔۔۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: سر، میں نے جیسے عرض کی، ابھی ڈیپارٹمنٹ نے بھی Inform کیا ہے کہ جس پہ ایشو آیا ہے وہ تو Null and void declare ہو چکا ہے وہ ریزلٹ کا، وہ نہیں لیا ان کو، یہ جن کی میں بات کر رہا ہوں یہ تو Already salaries لے چکے ہیں، یہ تو Serve کر رہے ہیں، یہ تو ان کا کافی عرصہ ہو گیا ہے، میں تو اس پہ بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ اسمبلی کی کمیٹی کی رپورٹ تھی۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: سر، جس پہ ایشو بنا ہے، اس کے بعد کچھ نہیں ہوا ہے، میں تو یہی عرض کر رہا ہوں کہ اس کے بعد کسی کو بھرتی نہیں کیا ہے، کسی کو وہ نہیں کیا ہے، اگر یہ دوبارہ وہ کرنا چاہتے

ہیں تو پھر جمعہ تک ٹائم دے دیں، میں اور ان سے معلومات لے لوں گا لیکن ہمیں جو ان پر بریف دیا گیا ہے، اس کے مطابق تو صرف یہ ہے کہ جو پہلے بھرتی ہوئے ہیں، ان کو صرف ریگولرائز ڈ کرنا ہے، کیونکہ نہیں کریں گے۔ میں یہ عرض کروں سر، میں بالکل آپ کے ساتھ Agree ہوں، اگر آپ ٹائم دے دیں جمعہ تک تو اس پر مزید کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، میں اس کو ابھی Defer کرتا ہوں۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: جمعہ تک ٹائم دے دیں، جمعہ تک دوبارہ لے لیں گے۔

جناب سپیکر: میں اس کو Defer کرتا ہوں اور شوکت یوسفزئی صاحب، آپ، نگہت بی بی، خوشدل خان صاحب، منور خان صاحب اور ایک دو بندے بیٹھ جائیں اور اس کو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی عنایت صاحب کو بھی بٹھائیں ناں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: چونکہ آپ کے ساتھ، مطلب ہے دیکھیں سر، آپ کی عزت ہماری عزت ہے، آپ کی عزت اس ہاؤس کی عزت ہے، اگر اس ہاؤس نے ایک پاس کیا، اس کو Declare کر دیا ہے کہ Illegal ہے تو وہ Illegal مطلب کیوں یہاں، تو ہم اس لئے بیٹھنا چاہتے ہیں تاکہ ہم آپس میں بیٹھ جائیں، ہم ایک دوسرے کو اپنے Views دے دیں اور ہم اتفاق سے مطلب ہے اس کو چیز کو کر لیں۔

جناب منور خان: جناب سپیکر، اس پہ ایک بات اور ہے، اس میں ایڈوکیٹ جنرل کو بھی بلایا تھا اور اس نے بھی کہا تھا کہ یہ Illegal ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ہاں۔ اس کے بھی Views ہیں۔

جناب منور خان: رولز اور ایکٹ پہ انہوں نے وہاں پہ بھی Opinion دی تھی ایڈوکیٹ جنرل نے کہ یہ Illegal ہے اور انہوں نے مان لیا ہے۔ کمیٹی میں میرے خیال میں وہ رپورٹ بھی، اس کی Opinion بھی پڑی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: سر، میں ریکویسٹ کرتا ہوں۔ سر، دیکھیں، ایک پوائنٹ آگیا ہے اور یہ بڑا اچھا پوائنٹ ہے اور یہ اسمبلی کے وقار کا بھی مسئلہ ہے، بالکل ہم اس کے ساتھ Agree کرتے ہیں لیکن میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اگر جمعہ تک ٹائم دے دیا جائے یا پھر یہ کہ کمیٹی بنالیں آپ، ہم ان کے ساتھ

ڈیپارٹمنٹ کو بٹھا کر تو ایسا نہیں ہے کہ ہوا میں بات کرنی ہے، ڈیپارٹمنٹ کو بٹھا کر جو مرضی ہے، یہ جس ممبر کو اپنے لئے ڈالنا چاہتے ہیں-----

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں شوکت یوسفزئی صاحب، بات یہ ہے کہ کمیٹی نے تو Already اپنی رپورٹ دے دی ہے۔

<u>وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور:</u> سر، وہ رپورٹ اس طرح نہیں ہے، وہ تو رپورٹ صحیح بھی ہے-----

<u>جناب سپیکر:</u> اب وہی بیٹھ کر ناں، آپ نے ان کے ساتھ-----

<u>وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور:</u> نہیں، اس میں صرف یہ کرنا ہے سر، کہ یہ جو پہلے Recruit ہو چکے ہیں، ایشو تو یہی ہے ناں، ایشو اور کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ نئے تو لئے نہیں ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلیں ایسے کریں ناں، آپ کل تو خیر نہیں Monday کو، Monday کو ہی ہو سکتا ہے، صبح آپ خوشدل خان صاحب، عنایت خان صاحب کو اطلاع دے دیں، نگہت بی بی اور لاء منسٹر صاحب ہو جائیں، ڈیپارٹمنٹ کو بلا لیں، بیٹھ کر سیکرٹری لاء کو بلا لیں، اس کے اوپر ڈیٹیل میں آپس میں ذرا Brainstorming کریں! And then come to the Assembly back, right! اس کی Clause 1 پاس ہو چکی ہے، بہر کیف میں ایم پی اے سعید آفریدی صاحب جن کا تعلق پی ٹی آئی سے ہے، سندھ اسمبلی کے ممبر ہیں، وہ تشریف لائے ہیں، آج ہماری اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں، میں انہیں آپ سب کی جانب سے خوش آمدید کہتا ہوں۔

(تالیاں)

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اور انوویشن انڈومنٹ فنڈ مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Item No. 10: Minister for Science & Technology, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Science & Technology and Innovation Endowment Fund Bill, 2021 may be taken into consideration at once. Law Minister, please.

<u>Mr. Fazl Shakoor Khan (Minister for Law):</u> I, on behalf of the Minister for Science & Technology Khyber Pakhtunkhwa, to move that the Khyber Pakhtunkhwa Science & Technology and Innovation Endowment Fund Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Science & Technology and Innovation Endowment Fund Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 & 2 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 & 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 & 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 & 2 stand part of the Bill. Ms. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, MPA, to please move her first amendment in Clause 3 of the Bill.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you, Mr. Speaker. I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in Clause 3, in sub clause (1), after paragraph (b), the following new paragraph (bb) may be inserted: "(bb) one female Member of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa to be nominated (as member) by the Speaker;"

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، اس کا Background میں بتاتی چلوں کہ چونکہ اس بورڈ میں ایک Male member بھی ہے تو ایک Female member کو بھی اس میں ضرور ہونا چاہیئے تا کہ اس کو بھی ٹیکنالوجی اور سر، ہم Women empowerment کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، ڈیپارٹمنٹ Agree کرتا ہے۔

جناب سپیکر: Agree کرتے ہیں؟

وزیر قانون: جی سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment stands part of the Bill. Second Amendment in Clause 3: Ji, Nighat Orakzai Sahiba.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you, Mr. Speaker. I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause 3, in sub clause (1), in paragraphs (e), (f) and (g), for the word "Chairperson", the word "Government" may be substituted.

جناب سپیکر، اس کی وجہ یہ ہے کہ بورڈ کے ممبران کا چناؤ جو ہوتا ہے وہ Paragraphs (e), (f) اور (g) میں ہے، اس میں ڈائریکٹ گورنمنٹ کرے نہ کہ چیئرپرسن کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ممبران کی تعداد جو بورڈ کی ہوتی ہے وہ آٹھ ہوتی ہے، اب اگر چیئرمین خود ہی اس کو، بورڈ میں پہلے ہی چار بندے موجود ہیں اور Suppose وہ یہ کہیں کہ ہم لوگ آٹھ لاکھ یا دس لاکھ، کسی بھی ممبر کی تنخواہ زیادہ کرنا چاہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ایک غریب صوبے پہ اور غریب لوگوں پہ جو ہے تو یہ Bound ہو گا، تو اس میں میں یہ چاہتی ہوں کہ اس کو گورنمنٹ کرے نہ کہ چیئرپرسن یا چیئرمین کرے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، بس میں میڈم کو صرف اتنا بتانا چاہ رہا ہوں کہ یہ جو چیئرپرسن ہے سر، وہ منسٹر ہے، تو منسٹر Already گورنمنٹ ہوتا ہے، تو سر، میں اس لئے میڈم سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر آپ Withdraw ہو جائیں اس سے تو بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی میڈم، ہر دفعہ انگور میٹھے نہیں ہوتے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں ظاہر ہے، نہیں سر، میں بالکل جی لاء منسٹر کا چونکہ میرے بچوں کی طرح ہیں اور میں اس کا احترام کرتی ہوں، تو میں یہ Withdraw کرتی ہوں جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House-----

(Interruption)

Mr. Speaker: Okay, withdrawn, withdrawn. Third Amendment in Clause 3 of the Bill: Night Yasmeen Orakzai Sahiba, third amendment.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in Clause 3, in sub clause (5), for the word "Board", the word "Government" may be substituted.

جناب سپیکر، اس میں جو بورڈ کے لئے تجویز کیا گیا، جو اعزازیہ ہے، اس کا فیصلہ بورڈ نہ کرے، اس کا فیصلہ بورڈ نہ کرے بلکہ حکومت خود کرے، بلکہ حکومت یہ کرے کہ اگر بورڈ یہ کہتا ہے کہ بھئی، وہی ایک بات آجاتی ہے چھ لاکھ کی اور سات لاکھ کی اور آٹھ لاکھ کی، تو میرا خیال ہے کہ اس میں جو ہے تو مطلب وہی بات آجائے گی کہ غریب لوگوں پہ Burden کیوں ڈالا جائے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، میں دوبارہ میڈم سے ریکویسٹ کروں گا کہ اگر اس سے بھی Withdraw ہو جائیں، اصل میں سر، ہر ایک چیز گورنمنٹ کی طرف جانا وہ بھی بڑا، بورڈ کا اپنا ایک فنکشن ہے تو میں اس لئے ریکویسٹ کروں گا میڈم سے کہ اگر وہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: Time is short، لوگوں نے ریزولیوشنز بھی رکھی ہوئی ہیں۔ جی جی، جلدی بولیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں اسی لئے بڑی جلدی جلدی پڑھتی ہوں کہ کسی کو سمجھ بھی نہیں آتی کہ میں کیا پڑھ رہی ہوں؟

جناب سپیکر: اسمبلی کا آدھا ٹائم تو آپ لے جاتی ہیں، چلیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میرا بزنس ہوتا ہے ناں۔

جناب سپیکر: تو ہے ناں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں آپ کی توجہ اس بات پہ لانا چاہتی ہوں اور آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کو یہ ریکویسٹ کرنا چاہتی ہوں کہ بورڈ بذات خود ایک باڈی ہوتا ہے اور بورڈ جب فیصلہ کرتا ہے تو اس کو کوئی Oppose تو نہیں کر سکتا۔ اس میں منسٹر بھی بیٹھا ہوتا ہے ناں اور اس میں آٹھ بندے اور بھی ہوتے ہیں، آٹھ بندے اگر Suppose ہوتے ہیں تو اس میں اگر ایک بورڈ ممبر جب وہ کہہ دیتے ہیں کہ بھئی اس کو اتنی تنخواہ دو یا اس کو اتنا، میں تو یہ چاہتی ہوں کہ بورڈ کا فیصلہ بھی حکومت خود کرے اور یہاں پہ بھی جو ہے وہ بھی فیصلہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس پہ Stress کرتی ہیں یا Withdraw کرتی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، آپ کی خاطر اور ان کی خاطر Withdraw کرتی ہوں سر، تو آپ کا ٹائم بچا لیتی ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you very much, thank you very much. Naeema Kishwar, MPA, to please move her amendment in Clause 3 of the Bill.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ، سپیکر صاحب۔ اس میں میری دو امنڈمنٹس تھیں سیکشن 3 میں،

I beg to move that in section 3, in sub section (4), after the words "another term", the words "one more term" shall be inserted

اور دوسری میری اس میں یہی امنڈمنٹ تھی،

To move that in clause 3, in sub clause (6), for the full-stop appearing at the end, a comma may be substituted and thereafter, the following words and a new proviso may be added namely,-

"which shall be presented to the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa.

Provided that if a resolution is passed with simple majority by the Assembly against the aforesaid procedure, it shall stand invalid ab-initio".

میں نے Simple majority کے لئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میڈم کی دو امنڈمنٹس ہیں، وہ دونوں ایک ساتھ انہوں نے کر دی ہیں تو اگر آپ One by one ہو جائیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، پہلے ایک کریں ناں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: وہ ایک لے رہے ہیں، ایک نہیں لے رہے اس لئے۔

جناب سپیکر: اچھا دو امنڈمنٹس میں سے ایک Admissible نہیں تھی، وہ نہیں آئی، ایک ہی امنڈمنٹ آئی ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: نہیں، وہ ایک منسٹر صاحب لے رہے ہیں، ایک نہیں لے رہے اس لئے میں نے دونوں ساتھ Move کر لیں۔

جناب سپیکر: ایک ہی ہے ناں، ایک ہی کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: منسٹر صاحب ایک سے Agree کر رہے ہیں، ایک سے Agree نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر: ابھی آپ نے کر دی ہے ناں، ایک تو کر دی ہے ناں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ہاں، ابھی میں کر لی ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: ایجنڈے پہ سر، ایک آئی ہوئی ہے لیکن میڈم نے دو امنڈمنٹس انہوں نے کہا ہے کہ میں پیش۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک، ایک، یہ والی جو ہے۔

وزیر قانون: آپ ذرا میڈم Explain کر دیں ناں کہ آپ وہ جو ممبرز کی Term والی ایک امنڈ منٹ ہے آپ کی اور دوسری یہ جو گورنمنٹ والی آپ شامل کرنا چاہ رہی ہیں، دو امنڈ منٹس آپ لائی ہیں لیکن ایجنڈے پہ ایک میڈم کی ہے، وہ لینی ہے-----

جناب سپیکر: ایک ہی ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ایک تو آپ لے رہے ہو ناں، یہ First one تو آپ لے رہے ہو ناں۔

وزیر قانون: ایجنڈے پہ وہ والی امنڈ منٹ آپ کی نہیں ہے، اس لئے کہہ رہا ہوں آپ-----

جناب سپیکر: ایک جو ہے وہ آپ Move کریں ناں آپ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جی میں نے Move کر دی۔

جناب سپیکر: انہوں نے کر دی ہے Move ناں ایک ناں، جو ایجنڈے پہ ہے وہ انہوں نے Move کر دی ہے۔

وزیر قانون: وہ One term والی سر، اگر وہ دوبارہ Move کر دیں۔ سر، اس پہ ذرا Confusion ہے، I will be grateful.

جناب سپیکر: دوبارہ Move کریں جی، One term admissible نہیں ہے۔ دوسری نعیمہ کشور صاحبہ One term والی نہیں۔ دوسری، یہ والی، یہ والی ہے ناں،

"full-stop appearing at the end, a comma may be substituted and thereafter----

محترمہ نعیمہ کشور خان: I move that in clause ٹھیک ہے ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

I move that in clause 3, in sub clause (6), for the full-stop appearing at the end, a comma may be substituted and thereafter, the following words and a new proviso may be added, namely,-

"which shall be presented to the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa.

Provided that if a resolution is passed with simple majority by the Assembly against the aforesaid procedure, it shall stand invalid ab-initio".

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، ڈیپارٹمنٹ اس کے ساتھ Agree نہیں کرتا ہے سر، میں نے میڈم سے ریکویسٹ بھی کہ ہے کہ آپ اس کو اگر Withdraw کر لیں تو مہربانی ہو گی میڈم۔

جناب سپیکر: جی نعیمہ کشور صاحبہ، منسٹر صاحب Withdraw کی ریکویسٹ کر رہے ہیں۔
محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، ہم تو چاہتے ہیں کہ جمہوریت ہے اور ہماری اسمبلی Empower ہو، اگر ہمارا ہاؤس فیصلہ کرے اور ایک Simple majority سے، میں نے یہ نہیں کہا کہ اسمبلی کی Unanimous resolution آئے، Simple majority سے اگر ریزولیوشن آئے تو اس کو Adopt کیا جائے، باقی منسٹر صاحب کی مرضی ہے، اگر جمہوریت پہ یقین نہیں رکھتے تو میں کیا کہہ سکتی ہوں؟ ہم تو چاہتے ہیں کہ ہماری اسمبلی Empower ہو۔
جناب سپیکر: نہیں، ابھی آپ Withdraw کر رہی ہیں یا ووٹنگ کرا رہی ہیں؟ Withdraw کر لیں۔
محترمہ نعیمہ کشور خان: اگر منسٹر صاحب ریکویسٹ کر رہے ہیں تو اب ان کے سامنے ہم کیا کریں؟
جناب سپیکر: کر رہے ہیں، کریں جی ریکویسٹ، آپ منسٹر صاحب۔
وزیر قانون: ایک مرتبہ پھر ریکویسٹ کر لیتا ہوں لیکن سر، یہ سارا جمہوریت کا ہی حصہ ہے کہ یہاں سے ریکویسٹ ہوتی ہے اور وہاں سے وہ قبول کرتے ہیں۔
Mr. Speaker: Now, the question before the House is that the amended clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amended clause 3 stands part of the Bill. Clauses 4 to 13: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 4 to 13 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 4 to 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 4 to 13 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اور انوویشن انڈومنٹ فنڈ مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Minister Sahib, please passage stage.
Minister for Law: I, on behalf of the Minister for Science and Technology, Khyber Pakhtunkhwa, intend to move that the Khyber

Pakhtunkhwa, Science & Technology and Innovation Endowment Fund Bill, 2021 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Science & Technology and Innovation Endowment Fund Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

ایڈیشنل ایک بل ہے۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مستحق فنکاروں کی فلاح کے لئے انڈومنٹ فنڈ مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11A: Minister for Labour and Culture, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Deserving Artists Welfare Endowment Fund Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour, Culture & Parliamentary Affairs): Thank you, Mr. Speaker. I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Deserving Artists Welfare Endowment Fund Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Deserving Artists Welfare Endowment Fund Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

ایک رکن: جناب سپیکر کورم پورا نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

جناب سپیکر: کاؤنٹ کریں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: کاؤنٹ کریں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: تمام ممبرز اپنی سیٹوں پہ تشریف رکھیں تاکہ کاؤنٹ کیا جا سکے۔

All the Members are requested to be seated. Now please start counting.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کورم اب بھی پورا نہیں ہے سر۔

(دوبارہ اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: ابھی پورا ہے جی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: Lobies میں تھے آنریبل ممبرز۔

Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, آپ کا اور کوئی کام ہے ہی نہیں۔

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you, Mr. Speaker. I, Nighat Yaseem Orakzai, intend to move that in Clause 2, in paragraph (a), after clause 3, the following new clause (iv) may be added, namely,-

"Newspaper cartoonist having experience of at least five years as newspaper cartoonist".

اس میں جناب سپیکر، میں یہ چاہتی ہوں کہ جو انہوں نے فنکار کی بات کی ہے، یہ فنکاروں کا بل ہے، یہ ثقافت کا بل ہے جناب سپیکر صاحب، جو کہ اخبارات میں جو کارٹون بناتے ہیں، وہ بھی فنکار ہوتے ہیں اور ان کو انڈوومنٹ فنڈ نہیں ملتا ہے، تو اس لئے میں چاہتی ہوں کہ ان کو بھی انڈوومنٹ فنڈ ملے اور کارٹونسٹ کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور): سر، یہ جو ہے ناں، میں نے ابھی پتہ کیا، میں نے ویسے ان سے کہا تھا کہ کارٹونسٹ بھی وہ ہوتا ہے لیکن چونکہ یہ صحافت کے اندر چلا گیا ہے، وہ Already اس میں شامل ہے تو صحافت کے اندر تو یہ ڈبل ہو جائے گا پھر، میں آپ کے ساتھ Agree تھا، میں آپ کے ساتھ Agree تھا لیکن چونکہ جرنلسٹس انڈوومنٹ فنڈ میں یہ Already شامل ہیں تو اس لئے ڈبل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: تو پھر ڈبل ہو جائے گا ناں، اگر کارٹونسٹ جرنلسٹ کے ساتھ شامل ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں یہ کہہ رہی ہوں کہ اس بل میں اس کو پروٹیکشن دے دیں، جرنلسٹ پروٹیکشن بل مجھے پتہ نہیں ہے کب آئے گا، میری تو Reject کر دی انہوں نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں وہ تو Already ہے۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: سر، ایک کلچر کے اندر جو ہے ناں آرٹ آتا ہے، آرٹ الگ ہے کارٹونسٹ الگ ہے، وہ صحافت کے اندر آتا ہے، وہ جرنلسٹ ہوتا ہے جو اخبار میں کام کرتے ہیں، وہ سارے جو۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں، تو اس میں میں جرنلسٹ ہی کی بات کر رہی ہوں ناں، تو جرنلسٹ فنکار نہیں ہوتا؟

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: نہیں، یہ تو جرنلسٹ کا نہیں ہے ناں، یہ تو۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، وہ جو کارٹون بناتا ہے، وہ فنکار نہیں ہوتا ہے؟

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: اب وہ جرنلسٹ ہے ناں، وہ میڈیا میں کام کرتا ہے، وہ صحافت کے اندر ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: فنکار کو فنکار ہی رہنے دو، چاہے وہ کارٹونسٹ ہے یا۔۔۔۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: وہ تو میں نہیں کر سکتا ناں، وہ تو ان سے پوچھیں، آپ فنکار ہیں یا جرنلسٹ ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: چلیں آپ کہتے ہیں تو Withdraw کر لیتی ہوں لیکن یہ آپ ظلم کر رہے ہیں، آپ صحافی ہو کر ظلم کر رہے ہیں۔

وزیر محنت،ثقافت و پارلیمانی امور: نہیں نہیں، وہ جرنلسٹ ہیں، آپ اپنے-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، آپ ظلم کر رہے ہیں۔

وزیر محنت،ثقافت و پارلیمانی امور: یہاں صحافی بھائی بیٹھے ہیں، ان سے جا کر پوچھ لیں کہ وہ اپنے آپ کو فنکار کہتے ہیں کہ جرنلسٹ کہتے ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ان کو پتہ ہے ناں کہ کارٹونسٹ جو ہے تو ظاہر ہے کہ-----

وزیر محنت،ثقافت و پارلیمانی امور: جرنلسٹ کے اس میں وہ باقاعدہ ممبر ہوتا ہے، آپ-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: چلیں، میں Withdraw کر لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: یہ جو کارٹونسٹ، یہ کارٹونسٹ جو ہوتے ہیں۔ یہ پریس کلب کے ممبر یا یونین آف جرنلسٹس کے ممبر ہوتے ہیں؟ ہوتے ہیں، وہ جرنلسٹ کہتے ہیں، ہوتے ہیں تو واپس لے لیں۔

وزیر محنت،ثقافت و پارلیمانی امور: جی ممبر ہوتے ہیں جی۔

جناب سپیکر: تو بس ادھر انڈومنٹ فنڈ میں شامل ہیں ناں جی۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: میں شکریہ ادا کرتا ہوں آپ کا، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں-----

جناب سپیکر: ادھر انڈومنٹ فنڈ میں شامل ہے، یہ Already انڈومنٹ فنڈ میں موجود ہے وہاں پہ، یہ تو فنکاروں کے لئے نئی چیز لا رہے ہیں تو واپس لے لیں۔

وزیر محنت،ثقافت و پارلیمانی امور: میں نے نگہت بی بی، میں نے غلطی کی، میں نے Appreciate نہیں کیا، میں واقعی Appreciate کرتا ہوں، یہ محنت بھی کرتی ہیں، پوری پوری، لیکن چونکہ Already وہ اس میں شامل ہے، وہ جرنلسٹ ہے، کارٹونسٹ جرنلسٹ ہوتا ہے، میں ریکویسٹ کروں گا کیونکہ اس کا Already ہے ناں-----

جناب سپیکر: مغرب قریب ہے تو آگے چلیں۔

Withdrawn. Now, the question before the House is that the original clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original clause 2 stands part of the Bill. 3 to 5 Clauses: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 3 to 5 of the Bill, therefore, the

question before the House is that clauses 3 to 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 3 to 5 stand part of the Bill. First Amendment in Clause 6: Ji, Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you, Mr. Speaker. I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause 6, in sub clause (1), the existing paragraph (iii) and (iv) may be renumbered as paragraph (iv) and (v) and the following new paragraph may be inserted, namely,-

"(iii) One female Member of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa to be nominated by the Speaker"

سر، اس میں بھی میرا خیال یہ ہے کہ اب یہ فنکاروں کی جب بات آ گئی ہے تو اس میں Mostly عورتیں جو ہیں تو وہ فنکار ہی ہیں تو اس میں اگر ایک فیمیل، دیکھیں سر، یہ جو میں فیمیل کی اکثر بات کرتی ہوں ناں تو یہ نہ مجھے لیا جائے گا نہ کسی اور کو لیا جائے گا، یہ آپ کے لوگوں کو لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ آپ خواتین کا استحقاق مجروح کر رہی ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ میں Women empowerment کی بات کر رہی ہوں سر، Woman ہر جگہ پہ موجود ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: آپ کہتی ہیں ساری خواتین فنکار ہوتی ہیں تو یہ ٹھیک لفظ تو نہیں ہے ناں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، تو ہم فنکار نہیں ہیں؟ ہم جو یہ سرخی پوڈر کر کے آتی ہیں تو ہم بھی اس Category میں شامل ہوتی ہیں جیسے شوبز کے لوگ ہوتے ہیں سر، یہ جو ہم لوگ میک اپ کر کے آتی ہیں، اچھے کپڑے پہن کر آتی ہیں، آپ کس بات کی طرف چلے گئے ہیں سر؟ سر، اگر کوئی مانتا ہے تو مان لے اور اگر Women empowerment لیکن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، شوکت یوسفزئی صاحب۔

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Super power, women power.

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: ہمارے لئے تو آپ بہت بڑی Power ہیں، اس اسمبلی کی آپ Power ہیں، آپ کی Power سے تو انکار ہی نہیں ہے، تو یہ میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے جناب سپیکر، میرے ساتھ یہ مان گئی تھیں تو میں ریکویسٹ کروں گا سر، یہ واپس لے لیں، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Okay. Withdrawn? Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, to please-----

(Interruption)

جناب سپیکر: یہ تو ختم ہو گئی ناں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، Sorry، یہ بھی میں Withdraw کرتی ہوں کیونکہ یہ جب انہوں نے پہلے ہی وہ کر لی ہے، اس کو Ignore کر دیا ہے تو یہ تیسری بھی، تو اس لئے میں ٹائم نہیں Waste کرنا چاہتی۔

Mr. Speaker: Okay. The question before the House is that the original clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original clause 6 stands part of the Bill. Amendment in Clauses 7 to 11: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 7 to 11 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 7 to 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 7 to 11 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill. 11B-----

(Interruption)

جناب سپیکر: ختم کرنے دیں ناں اس کو۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مستحق فنکاروں کی فلاح کے لئے انڈومنٹ فنڈ مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Labour and Culture, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Deserving Artists Welfare Endowment Fund Bill, 2021 may be passed.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour, Culture and Parliamentary Affairs): I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Deserving Artists Welfare Endowment Fund Bill, 2021 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Deserving Artists Welfare Endowment Fund Bill,

2021 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سپیکر: سردار یوسف صاحب، Rule relax کروائیں اور ریزولیوشن Move کریں، ختم ہو گیا سارا کچھ۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ رولز آف بزنس کے Rule 240 کے تحت Rule 124 کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member to move the resolution? Those are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Rule is suspended.

قراردادیں

جناب سپیکر: جی سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب سپیکر، اس مقدس ہاؤس سے بہت ساری قراردادیں پاس بھی ہوتی ہیں، بھیجتی بھی ہیں لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہوتا، تو بڑا افسوس ہوتا ہے کیونکہ اس ہاؤس کا تقدس ہر لحاظ سے اسی صورت میں بحال رکھا جاسکتا ہے کہ اس پر عملدرآمد بھی کرایا جائے۔ تو میں یہ قرارداد نہ صرف میں بلکہ بہت سارے معزز اراکین اسمبلی جن میں حاجی قلندر خان صاحب بھی ہیں، نگہت اورکزئی صاحبہ بھی ہیں، اکبر ایوب صاحب بھی ہیں، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب بھی ہیں، لائق محمد خان صاحب ہیں، مفتی عبید الرحمان صاحب، محمد نعیم سخی صاحب، زبیر خان صاحب، دیدار خان صاحب اور اسی طریقے سے عبدالغفار خان صاحب، بابر سلیم سواتی صاحب، یہ ایک دوبارہ، پچھلی حکومت میں اس اسمبلی سے ایک قرارداد پاس ہوئی تھی جو کہ اس کے Remind کرنے کے لئے یہ میں پیش کر رہا ہوں کہ قرارداد بابت عملدرآمد صوبہ ہزارہ، قرارداد نمبر 468:

یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ 21 مارچ 2014 کو اس ایوان نے قرارداد نمبر 468 پاس کی ہوئی ہے جس میں مطالبہ کیا گیا کہ آئین پاکستان وحدت پاکستان کے اندر

انتظامی بنیادوں پر نئے صوبوں کے قیام کی ممانعت نہیں کرتا،اس لئے یہ ایوان مرکزی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ انتظامی بنیادوں پر نئے صوبوں کے قیام کی حقیقی ضرورت کے مطابق قومی اتفاق رائے سے نئے انتظامی یونٹس بشمول صوبہ ہزارہ کے قیام کے لئے مرکزی حکومت آئین پاکستان میں ترمیم کا بل قومی اسمبلی پارلیمنٹ میں پیش کرے اور جلد از جلد کمیشن کا قیام عمل میں لایا جائے۔

یہ ایوان مرکزی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ مذکورہ بالا قرارداد پر جلد از جلد عملدرآمد کیا جائے۔

جناب سپیکر، کیونکہ اسی ایون سے پچھلے Tenure میں متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس ہوئی تھی اور یہ جو مطالبہ ہے، ایک عوامی مطالبہ ہے، اس صوبے کے بہت زیادہ جو کہ ہزارہ کے لوگوں نے کافی عرصہ سے جدوجہد کی ہے اور ایک تحریک چلائی جس کے نتیجے میں پچھلی حکومت، پچھلی اسمبلی نے باقاعدہ اس قرارداد کو پاس کیا اور بھیجی بھی گئی اور اسی حوالے سے وہاں قومی اسمبلی میں بھی بل پیش ہوا ہے لیکن ابھی تک عملدرآمد اس پر نہیں ہوا جس کی وجہ سے ہزارہ کے عوام بالخصوص اور صوبہ خیبر پختونخوا کے عوام بالعموم ان کو تشویش ہے کہ جو ایک آئینی ضرورت ہے اور جہاں اس قرارداد میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ جہاں کہیں بھی حقیقی معنوں میں جو مزید صوبے بنانے کی ضرورت ہے تو صوبے ضرور بنائے جائیں، یہ بڑا اہم مسئلہ ہے، جہاں عوام کی ضرورت کے لئے، اب آپ کو بھی پتہ ہے کہ ساڑھے تین کروڑ کی آبادی کے لئے چار صوبے ہیں، آج بائیس کروڑ آبادی کے لئے بھی وہی چار صوبے ہیں، جہاں ضرورت کے مطابق ڈویژن بھی بنائے جاتے ہیں، ضلع بھی بنائے جاتے ہیں، تحصیلیں بھی بنائی جارہی ہیں لیکن جہاں اصل ضرورت ہے صوبوں کی، تو صوبوں کے لئے کوئی بھی عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ اب جبکہ بہت ساری جگہوں میں جو ڈویژن بنائے جارہے ہیں اور اضلاع اور وہاں کے جو سٹیک ہولڈرز ہیں، ان کو بھی اعتماد میں نہیں لیا جاتا اور بنا دیتے ہیں لیکن جہاں یہ پرزور مطالبہ رہا ہے کہ مزید صوبے اس ملک کی اشد ضرورت ہیں، اس ملک پاکستان کے عوام کی خوشحالی کے لئے، پاکستان کے استحکام کے لئے صوبے جو ہیں بنانا ناگزیر ہیں، تو اس وجہ سے ہزارہ کے حوالے سے کیونکہ ایک غیر متنازعہ تحریک ہے اور یہ مطالبہ جس کے لئے سب نے اتفاق بھی کیا ہے، میں مشکور ہوں اس اسمبلی کا بھی، گزشتہ اسمبلی کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس قرارداد کو پاس کر کے بھیجا ہے، اب مرکزی حکومت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے، پارلیمنٹ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے-----

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you.

سردار محمد یوسف زمان: اتنا اہم مسئلہ جو آئینی ضرورت ہے، اس کو ترجیح دی جائے، اس پر فوری طور پر عملدرآمد کرایا جائے۔

Mr. Speaker: Thank you.

سردار محمد یوسف زمان: بہت شکریہ جناب۔

جناب سپیکر: جی قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ آج تو سردار صاحب Reminder دے رہے ہیں، یہ وہی قرارداد ہے جو 21 مارچ 2014 کو جس پر میرے بھی Sign ہیں، حاجی قلندر خان لودھی کے بھی ہیں اور آنریبل سپیکر مشتاق غنی صاحب کے بھی ہیں اور سردار ادریس کے بھی ہیں اور اس کے ساتھ مظفر سید کے بھی ہیں، اس کے ساتھ اکبر ایوب خان کے بھی ہیں اور اسی کے ساتھ عصمت اللہ صاحب کے بھی تھے، وجیہہ زمان خان کے تھے، مفتی شاہد رحمان کے ہیں، فیصل زمان کے ہیں اور اس میں اس طرح سے نلوٹھا صاحب کے ہیں، ولی محمد خان کے، یہ بہت سارے ہیں اور یہ پاس ہوئی تھی اس وقت، اس وقت بھی ہم نے شکریہ ادا کیا تھا اپنی گورنمنٹ کا، ان کے مشکور تھے آپ اور میں، ہم دونوں گئے تھے اور سی ایم نے اس وقت خٹک نے اس کو یہاں ہاؤس میں لایا تھا انہوں نے، پاس ہوئی تھی اور یہ پھر چلی گئی تھی، تو ابھی انہوں نے اس کا Reminder دیا ہے، تو یہ ضرورت ہے جی، ہماری بہت زیادہ اور اس کو ہونا چاہیئے تاکہ یہ صوبے جو ہیں یہ بنیادی ضرورتوں پر بننے چاہئیں، تو اس کے لئے یہ وہی قرارداد ہے جی، جو ہم نے 14 مارچ 2014 کو دی تھی۔

جناب سپیکر: اسی کا Reminder ہے یہ۔

حاجی قلندر خان لودھی: جی اس کا Reminder ہے۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes'-----

(No کی آوازیں)

(Interruption)

جناب سپیکر: جی، نہیں 'Yes' کی آوازیں زیادہ تھیں۔

(شور)

جناب سپیکر: جی نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، اپنی ریزولیوشن Move کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر، ہرگاہ کہ باپ اپنے نابالغ بچوں کا ولی ہوتا ہے اور اگر باپ زندہ نہ ہو اور پاگل ہو تو بچوں کی ماں جو کہ ذہنی طور پر ٹھیک ہو اور اس کو ولی بنایا جائے کیونکہ والد کے ساتھ ساتھ ماں بھی اپنے نابالغ بچوں کی ولی بن سکتی ہے اور یہ کہ والد یا والدہ کے علاوہ نابالغ بچوں کا ولی کوئی اور نہیں ہو سکتا، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی پرزور سفارش کرے کہ والد اگر زندہ نہ ہو یا ذہنی بیمار یا پاگل ہو تو ان نابالغ بچوں کی ماں کو ان کا ولی بنایا جائے۔ تھینک یو۔

(شور اور قطع کلامی)

جناب سپیکر: پہلی ریزولیوشن جو ہے Has been adopted by majority.

(شور اور قطع کلامی)

جناب سپیکر: ہو گئی ناں، Majority سے پاس ہو گئی، آپ والی ریزولیوشن پاس ہو گئی By majority۔ جی کیوں وقار خان، وقار خان۔

جناب وقار احمد خان: سر، تاسو پارلیمانی لیډر نه منئ جی۔

(شور اور قطع کلامی)

آوازیں: پاس نه دے، پاس نه دے۔

Mr. Speaker: The resolution is adopted by majority. ہو گئی۔
Mr. Waqar Ahmad Khan: Majority, by majority.

جناب سپیکر: اور یہ دوسری ریزولیوشن، نگہت اورکزئی والی جو ہے،
The motion before the House is-----

(Pandemonium)

جناب سپیکر: پہلی By majority پاس ہو گئی ہے۔

The resolution, moved by the honourable Member, Nighat Orakzai, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’. -----

(Interruption)

جناب سپیکر: کس پہ، نگہت اورکزئی والی؟ کریں، کریں ناں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، نگہت صاحبہ نے جو ریزولیوشن Move کی ہے، دیکھیں ہمیں اس کو Islamic point of view سے بھی دیکھنا پڑے گا کہ کیا خاتون ولی بن سکتی ہے یا نہیں؟ میں اس پہ کوئی رائے نہیں دوں گی کہ کیا Islamic point of view سے Law کے حساب سے بن سکتی ہیں ناں، ہر چیز پہ ہم ریزولیوشن نہیں لا سکتے، ہمیں قانونی اور Islamic point of view سے بھی دیکھنا پڑے گا، اس لئے میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ریزولیوشن ہم لاتے ہیں، ہمیں کچھ نہیں پتہ، ہم 'Yes' اور 'No' کر لیتے ہیں لیکن ہمیں پہلے اس پہ دیکھنا پڑے گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن اسمبلی کو اس کو Admit, admissible نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: کہ اسلام کیا کہتا ہے، ہمارا قانون کیا کہتا ہے؟ تو یہ چیزیں بھی ہمیں دیکھنا ہوں گی۔

جناب سپیکر: آپ بالکل صحیح کہتی ہیں اور اس کو اسمبلی کو بھی پھر تحقیق کے بغیر Admissible نہیں کرنا چاہیئے تھا، یہ ابھی ایجنڈے پہ نہیں ہے، اس کو Proper agenda پہ لے آتے ہیں، اس کو چیک کر لیں گے، اس کو دوبارہ چیک کر لیں اور ایجنڈے پہ لائیں۔

Ji, Munawar Khan Sahib, move your resolution.

جناب منور خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ایک قرارداد جس پہ دستخط کئے ہیں سر، شوکت یوسفزئی نے، ریحانہ اسماعیل نے، نگہت اورکزئی نے۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر کورم پورا نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم کاؤنٹ کرو۔

جناب منور خان: اوئے یہ جناب سپیکر، یہ بات۔۔۔۔

جناب سپیکر: کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: ٹھہریں منور خان صاحب، یا نشاندہی نہ کریں یہ لوگ۔

جناب سپیکر: کورم پورا نہیں ہے۔ آئندہ میں ٹھیک دو بجے ان شاء اللہ اپنی Chair پہ ہوں گا، جو آتا ہے آئے، جو نہیں آتا نہ آئے اور اگر حکومتی بنچوں کی Interest ہے تو وہ چونکہ آپ کا Requisition کردہ اجلاس ہے، نہیں ہے اگر منشاء تو لاء منسٹر صاحب مجھے Prorogation order لا کر دے دیں تاکہ ہم Prorogue کر دیں اس کو، اور جب تک آپ گورنر صاحب سے نہیں لائیں گے، میں اس کو

Prorogue کر نہیں سکتا، اپوزیشن کا اجلاس ہو تو اس کو سپیکر کر سکتا ہے لیکن اس کو سپیکر نہیں کر سکتا، So یہ بہت Prolong کر گیا ہے، تو تھوڑا وقفہ کر دیں تو بہتر ہو گا۔ So میں پہلے بھی آپ کو کہہ چکا ہوں تو اس کو کر لیں۔

The sitting is adjourned till 10:00 am, Friday, the 7th January, 2022, 10:00 a.m.

(اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 7 جنوری 2022ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)